عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۳ | ۱۴ تا ۲۰ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جنوری ۲۰۱۴ء | شمارہ: ۳

منصب رسالت اور اس کے فرائض

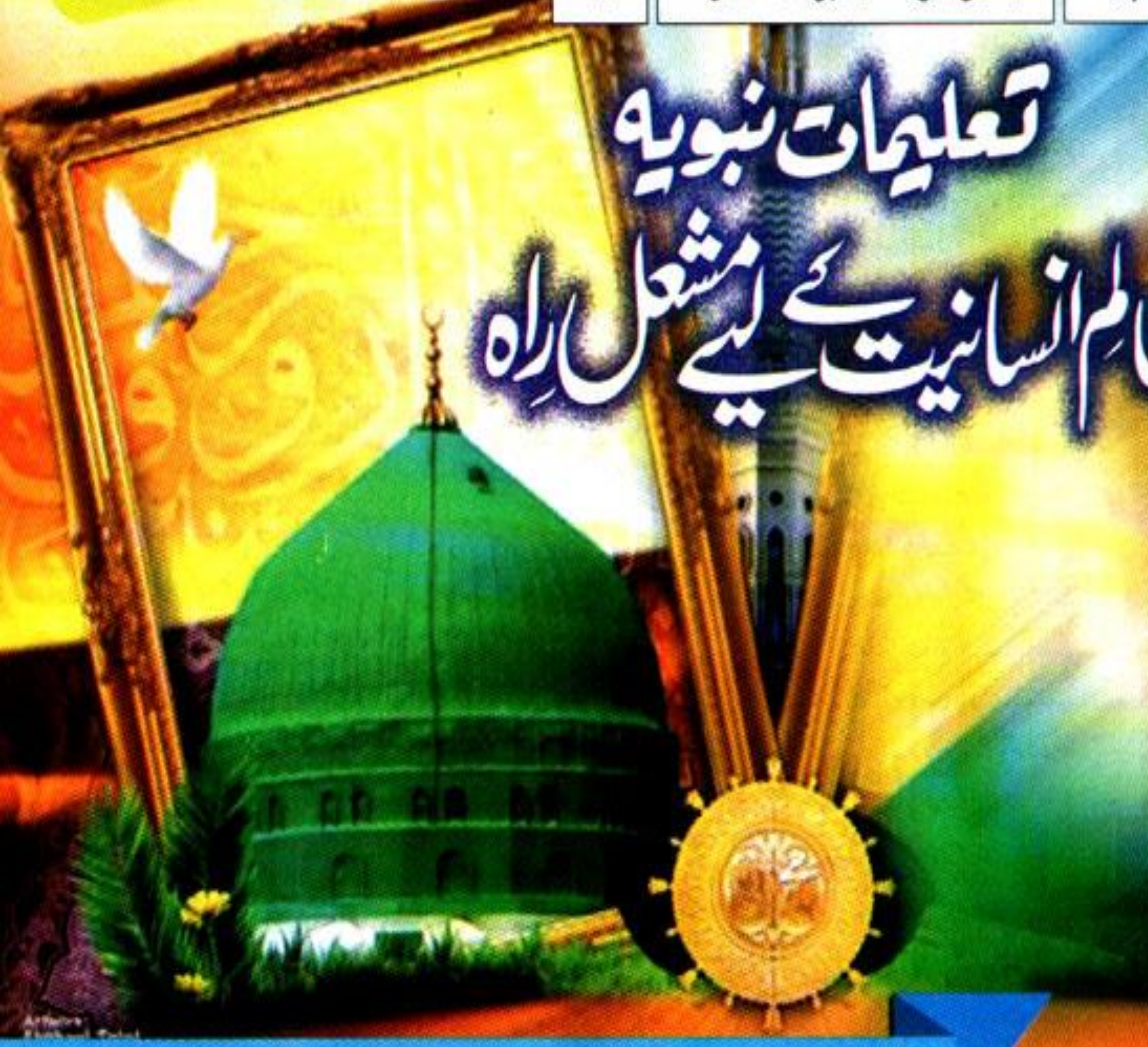

تعلیمات نبویہ عالم انسانیت کے لیے مشعل راہ

رحمت مسیحا اور دعائے خلیل علیہ السلام

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مسلمان لڑکی کا عقد غیر مسلم کے ساتھ زبردستی کرنے کا حکم

مولوی محمد بچل نوہڑی، چھاچھرو ضلع مٹھی

س:..... کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ: ایک ہندو لڑکی نے اپنی مرضی اور راضی خوشی سے اسلام قبول کیا اور اس کے بعد لڑکی کے سابقہ مذہب کے سرکردہ لوگوں نے لڑکی پر بہت تشدد کیا اور ایک پچاس سالہ بوڑھے ہندو شخص سے زبردستی شادی کردی گئی، جس پر لڑکی نے سخت احتجاج کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں اور کافر سے میری شادی نہیں ہوسکتی۔ لڑکی کے احتجاج پر مزید سخت تشدد کیا گیا اور گاڑی میں بٹھا کر کسی نامعلوم مقام پر منتقل کردیا گیا۔ واضح رہے کہ لڑکی اپنی عمر سولہ سال بتاتی ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ: جو لڑکی اپنی مرضی سے راضی خوشی خود اسلام قبول کرلے اور اپنے اسلام کا والدین کے سامنے بھی اظہار کردے کیا اس کا اسلام شرعاً معتبر ہے؟ نیز کسی کو مسلمان ہونے کے لئے کسی دوسرے کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا ضروری ہے؟ از خود اسلام لانا اور قبول کرنا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں ہے؟ اگر کوئی عدالت یا انتظامیہ اس بارے میں کہے کہ اس کا اسلام معتبر نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ مسلمان ہونے کے باوجود کافر کے ساتھ اس کی شادی کروانے پر مصر ہوں، شریعت میں ان کے بارے میں کیا احکام ہیں؟ اور اہل علاقہ مسلمانوں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیل سے مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

ج:..... واضح رہے کہ صرف زبانی اسلام بھی معتبر ہے بلکہ اصل زبان ہی ہے۔ تحریر تو زبان کے قائم مقام ہوتی ہے، اس لئے مذکورہ لڑکی جب اسلام لاچکی اور اب بھی اس کا اقرار کرتی ہے اور تشدد کے باوجود اپنے مسلمان ہونے پر مصر ہے تو بلاشبہ اس کا اسلام قابل قبول ہے اور عنداللہ معتبر ہے اور جب وہ مسلمان ہوچکی ہے تو غیر مسلم کے ساتھ اس کا نکاح ناجائز ہے بلکہ سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں اس پر جبر وتشدد ناحق اور خلاف شریعت اور مخالف قانون ہے ہر مسلمان کو مظلوم کی خصوصاً ایک نو مسلم لڑکی کی دینی، اخلاقی اور قانونی مدد وتعاون کرنا چاہئے۔

خاتون دعوے کے ثبوت میں گواہ پیش کرے

تہامی امین، کراچی

س:..... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد صاحب ۱۵؍رمضان ۱۴۳۴ھ کو انتقال کرگئے۔ ہمارا کاروبار زیورات سازی ہے، اس کام میں ہر چیز کا اندراج ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی آرڈر دے تو کاپی میں لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں کا اتنا سونا ملا اور اتنا بنا کر دینا ہے یا اگر کوئی سونا امانت رکھ جائے تو وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی پرچی بھی دی جاتی ہے۔

ایک خاتون جو کہ میرے پاس ۱۵؍شوال ۱۴۳۴ھ کو آئی اور کہنے لگی کہ میری دو عدد سونے کی چوڑیاں جو میں نے آپ کے والد کے پاس امانت رکھوائی ہے وہ مجھے دے دو، میں نے جب ان سے پرچی طلب کی تو اس نے کہا کہ پرچی نہیں ہے۔ جب میں نے آرڈر بک چیک کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا حساب جس پر ایکس کا نشان لگا ہوا ہے۔ یعنی وہ عورت اپنی چوڑیاں میرے والد سے لے گئی ہے۔ میرے والد تمام آرڈر یا امانت جو لوگ لے جاتے تھے ان پر ایکس کا نشان لگا دیتے تھے۔ والد کی کاپی کے مکمل جائزے کے بعد بھی یقین ہوا کہ یہ عورت اپنا سونا لے جاچکی ہے۔ یہ بات بھی واضح کردوں کہ میرے والد کا جو بھی لین دین کا حساب کسی کا بھی لکھا ہوا ہے، وہ ہم بیٹے ادا کررہے ہیں۔ اب مجھے قرآن وحدیث کی رو سے جواب لکھ کردیں کہ میرے مرحوم والد کے ہاتھ سے لکھا ہوا درست ہے یا اس عورت کا دعویٰ؟

ج:..... صورت مسئولہ میں مذکورہ عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں گواہ پیش کرے یا کوئی ایسی تحریر پیش کرے جو اس کے دعویٰ کی تصدیق کرتی ہو، ورنہ اس کا دعویٰ محض دعویٰ ہوگا اور مرحوم کی اولاد کے لئے اس کا مطالبہ پورا کرنا شرعی طور پر لازم نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۳ — ۱۴ تا ۲۰ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جنوری ۲۰۱۴ء — شمارہ:۳

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تعلیمات نبوی ہی عالم انسانیت کیلئے مشعل راہ ہیں	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
رحمت مسیحا اور دعائے خلیل علیہ السلام	۹	سعید الحق چترالی
منصب رسالت اور اس کے قائزین	۱۱	الحاج لعل دین، ایم اے
برأت حضرت تھانویؒ (۵)	۱۵	علامہ ڈاکٹر خالد محمود
جمال عبدالناصر مرحوم کی جدائی	۱۸	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، بنوں	۱۹	مولانا عبدالحسیب
حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ.....	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا شجاع آبادی کا دس روزہ تبلیغی دورہ	۲۲	مولانا عابد کمال

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درس حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دُنیا کا غم اور اس کی محبت

۱:... "حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيْرٍ أَبِيْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوْشِكُ اللهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ اٰجِلٍ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ." (ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو فقر و فاقہ پیش آئے پھر وہ اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرے تو اس کا فاقہ دُور نہیں ہوگا، اور جس شخص کو فاقہ پیش آئے اور وہ اسے صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرے تو حق تعالیٰ شانہٗ ضرور اس کو رزق عطا فرمائیں گے، خواہ جلدی، خواہ کچھ دیر میں۔"

۲:... "حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلٰى أَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ، فَقَالَ: يَا خَالُ! مَا يُبْكِيْكَ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كُلٌّ لَا! وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ، قَالَ: "إِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ" وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ. وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى أَبِيْ هَاشِمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ. وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ." (ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ترجمہ:... "حضرت ابو وائل تابعیؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، حضرت معاویہؓ نے عرض کیا کہ: ماموں جان! آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تکلیف بے چین کر رہی ہے، یا دُنیا میں رہنے کی خواہش؟ فرمایا: ان میں سے کوئی بات بھی نہیں! اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی جسے میں نبھا نہیں سکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: "تیرے لئے بس اتنی دُنیا کافی ہے کہ تیرے پاس خدمت کے لئے آدمی ہو، اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری ہو" لیکن میں آج دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اس سے زائد مال جمع کر رکھا ہے۔"

۳:... "حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، نَا وَكِيْعٌ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ." (ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین حاصل نہ کیجیو، ورنہ دُنیا میں تمہارا جی لگنے لگے گا۔"

ان احادیث طیبہ سے دُنیا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ذوق واضح ہوجاتا ہے، اور اس سے اپنی حالت کا موازنہ کرکے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ہم دُنیا کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس ذوق سے کس قدر محروم ہورہے ہیں؟ اگر حق تعالیٰ شانہٗ آخرت کا صحیح یقین اور حقیقتِ دُنیا کی صحیح پہچان نصیب فرمادیں تو واقعہ یہ ہے کہ ہماری زندگی کا نقشہ ہی بدل جائے، اور مال و دولت، صحت و عمر اور قوت و طاقت کا جو خزانہ دُنیا سمیٹنے پر ضائع کر رہے ہیں اس کا رُخ آخرت کا گھر بنانے کی طرف پھر جائے۔

پہلی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا اُصول ارشاد فرمایا جو ایک طرف انسانی نفسیات کی گرہ کشائی کرتا ہے اور دُوسری طرف آدمی کے فقر و فاقہ کا صحیح حل پیش کرتا ہے۔ انسان کی عام عادت یہ ہے کہ جب وہ فقر و فاقہ اور تنگ دستی کا شکار ہوتا ہے تو لوگوں کے سامنے اس کی شکایت کرتا ہے، کچھ لوگ اَزراہِ ہمدردی اس کی مدد بھی کردیتے ہیں، لیکن اس سے اس کے فقر و فاقہ کا مداوا نہیں ہوتا، بلکہ حرص اور لالچ کی آگ مزید بھڑک اُٹھتی ہے، اور ایسے شخص کو کبھی سیرچشمی نصیب نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس اگر تنگ دستی اور فقر و فاقہ پر آدمی صبر کرے اور صرف حق تعالیٰ شانہٗ سے اِلتجا کرے تو حق تعالیٰ اس کو اطمینان و سکون اور سیرچشمی کی دولت بھی عطا کرتے ہیں، اور اکثر تنگ دستی کے بجائے کشائش سے بھی نوازدیتے ہیں۔ ☆☆

ادار یہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

تعلیماتِ نبویہ ہی عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہِ الذین اصطفٰی

پاکستان کے وزیراعظم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب نے گورنر ہاؤس لاہور میں کرسمس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جہاں اور بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں، وہاں انہوں نے یہ بات بھی سامعین کے گوش گزار کی کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں اور تمام مذاہب کا مقصد تزکیہ نفس ہے۔“ نعوذ باللّٰہ من ذالک۔

راقم الحروف نے اس خبر کو بار بار پڑھا اور کئی ایک اخبارات کی ورق گردانی کی کہ شاید یہ جملہ غلط رپورٹ ہوا ہو یا کسی رپورٹر سے غلط تعبیر ہوئی ہو، لیکن تقریباً تمام اخبارات نے اس جملہ کو اسی طرح ہی شائع کیا ہے، جس سے یقین کی حد تک یہ بات ثابت ہوئی کہ وزیراعظم صاحب نے اسی طرح ہی فرمایا ہے۔ روزنامہ جنگ کراچی کے حوالہ سے مذکورہ بالا خبر ملاحظہ ہو:

> ”لاہور (ایجنسیاں/جنگ نیوز) وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ چند گمراہ لوگ فساد برپا کرتے ہیں اور اسی سے ان کی دکان چلتی ہے۔ مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو روکنا ہوگا، کسی کو اپنے ناپاک عزائم کے ذریعہ دنیا میں پاکستان کا اصل چہرہ مسخ نہیں کرنے دیں گے۔ ہمیں مل کر ایک قوم کے تصور کو آگے بڑھانا ہے۔ ملک میں خون کی ہولی کھیلنے والے اکثریت کے نمائندہ نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کے روز گورنر ہاؤس لاہور میں کرسمس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور، سینیٹر کامران مائیکل، خلیل طاہر سندھو سمیت مختلف مذاہب کے لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ وزیراعظم نواز شریف نے کہا کہ تمام مذاہب کا مقصد تزکیہ نفس ہے۔ ہم نے مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو ہر صورت روکنا ہے۔ پاکستان کی افواج، بیوروکریسی اور پارلیمنٹ میں بھی اقلیتیں حصہ ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کو خوش وخرم دیکھنا چاہتا ہوں۔ پشاور میں گرجا گھر پر حملہ کرنے والے اکثریت کے نمائندہ نہیں۔ غربت مذہب دیکھ کر دستک نہیں دیتی۔ پاکستان کی اکثریت اقلیتوں کی معترف اور قدردان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں.......“
>
> (روزنامہ جنگ کراچی، بروز اتوار، ۱۸ر صفر المظفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۲ر دسمبر ۲۰۱۳ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو ماننے والا مسلمان کہلاتا ہے اور تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور جو کچھ ان پر نازل ہوا، اس سب کو مانتے ہیں۔ اسلام میں جس طرح قرآن کریم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا کفر ہے، ایسے ہی کسی ایک نبی یا کتب سماویہ میں سے کسی کتاب کا انکار کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے، وہ اپنے اپنے دور اور اپنے اپنے مخصوص زمانہ کے لئے

مبعوث ہوئے۔ آپ ﷺ کی بعثت صرف عالم انسانیت کے لئے نہیں، بلکہ پوری کائنات کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہوئی ہے۔ قرآن کریم اور سنت نبویہ اس بارہ میں گواہی دیتی ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ کا دین آخری دین ہے، آپ پر نازل شدہ کتاب آخری کتاب ہے، آپ کی امت آخری امت ہے اور اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ اور کامیابی کا مدار ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی قرب قیامت میں آسمان سے نزول فرمانے کے بعد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر خود بھی عمل پیرا ہوں گے اور یہودیوں وعیسائیوں کو بھی ان تعلیمات پر عمل کرنے کا پابند بنائیں گے۔ بطور نمونہ قرآن کریم کے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں، قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

۱:..... ’’قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا.‘‘ (الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ: ’’تو کہہ اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔‘‘

۲:..... ’’وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا.‘‘ (السبا:۲۸)

ترجمہ: ’’اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو سارے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈر سنانے کو۔‘‘

۳:..... ’’وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ.‘‘ (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: ’’اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر کر جہان کے لوگوں پر۔‘‘

۴:..... ’’وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ.‘‘ (آل عمران:۸۱،۸۲،۸۳)

ترجمہ: ’’اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم، پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے، فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا؟ بولے: ہم نے اقرار کیا، فرمایا: تو اب گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں، پھر جو کوئی پھر جاوے اس کے بعد تو وہی لوگ ہیں نافرمان، اب کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں سوا دین اللہ کے؟۔‘‘

۵:..... ’’اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ.‘‘ (آل عمران:۱۹)

ترجمہ: ’’بے شک دین جو ہے اللہ کے ہاں سو یہی مسلمانی حکم برداری۔‘‘

۶:..... ’’وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.‘‘ (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: ’’اور جو کوئی چاہے سوا دین اسلام کے اور کوئی دین، سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے۔‘‘

۷:..... ’’اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ.‘‘ (المائدۃ:۳)

ترجمہ: ’’آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔‘‘

۸:.....’’هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ.‘‘ (الفتح:۲۸)

ترجمہ:’’وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول سیدھی راہ پر اور سچے دین پر، تاکہ اوپر رکھے اس کو ہر دین سے اور کافی ہے اللہ حق ثابت کرنے والا۔‘‘

یہ چند آیات بطور نمونہ قلم برداشتہ لکھ دی گئی ہیں، ورنہ قرآن کریم کی ایک ایک آیت، ایک ایک جملہ اور ایک ایک حرف پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اب مدار نجات، مشعل راہ اور کامیابی کی ضمانت صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ سلم کی تعلیمات ہی ہیں۔ اس لئے کہ آپ کی بعثت صرف اہل عرب یا یہود ونصاریٰ تک محدود نہیں، بلکہ روئے زمین کے کسی بھی خطہ میں کوئی انسان رہتا ہے آپ کی بعثت اس کے لئے بھی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عالم کے لئے رب اور شہنشاہ مطلق ہے، اسی طرح آپ ﷺ کی نبوت ورسالت بھی تمام عالم کے لئے ہے۔ اب انسانیت کی ہدایت وکامیابی کی صورت صرف ایک ہی ہے کہ اس جامع ترین عالم گیر صداقت کی پیروی کی جائے جو آپ ﷺ لے کر آئے ہیں۔ آپ ہی اب وہ پیغمبر اور راہنما ہیں جن پر ایمان لانا تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام اور کتب سماویہ پر ایمان لانے کے مرادف ہے اور جو انسان آپ کی پیروی نہیں کرتا اور آپ کی تعلیمات کو مشعل راہ نہیں بناتا، چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی، اس کا اب اپنے رسول اور پیغمبر پر بھی ایمان معتبر نہیں اور نہ ہی سابقہ کتب اس کے لئے مشعل راہ بن سکتی ہیں۔ بطور شہادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ سلم کی تعلیمات اور سنت نبویہ سے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

۱:.....’’عن مالک بن أنسؓ مرسلاً قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ترکت فیکم أمرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما کتاب اللّٰہ وسنة رسوله.‘‘ (مشکوٰۃ ص:۳۱)

ترجمہ:’’حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک تم انہیں پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے، وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) ہے اور سنت رسول اللہ (احادیث) ہے۔‘‘

۲:.....’’عن أبی موسیٰ الأشعری رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ثلثة لهم أجران، رجل من أهل الکتاب آمن بنبیه وآمن بمحمد، والعبد المملوک إذا أدی حق اللّٰہ وحق موالیه، ورجل کانت عندہ أمة یطأها فأدبها فأحسن تأدیبها وعلمها فأحسن تعلیمها ثم أعتقها فتزوجها، فله أجران، متفق علیه.‘‘ (مشکوٰۃ ص:۱۲)

ترجمہ:’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کو دو اجر ملیں گے: ایک وہ اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) کو جو (پہلے) اپنے نبی پر ایمان رکھتا تھا، پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا۔ اس غلام کو جو اللہ کے حقوق کو بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حق کو بھی ادا کرتا رہے۔ اس شخص کو جس کی کوئی باندی تھی اور وہ اس سے صحبت کرتا تھا، پہلے اس کو اچھا ہنرمند بنایا، پھر اس کو خوب اچھی طرح تعلیم دی اور پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلیا تو یہ بھی دوہرے اجر کا حقدار ہوگا۔‘‘

۳:.....’’عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: والذی نفس محمد بیدہ لایسمع بی أحد من هذہ الأمة یهودی ولانصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی أرسلت به إلا کان من أصحاب النار، رواہ مسلم.‘‘

(مشکوٰۃ ص:۱۲)

ترجمہ:’’حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے!اس امت میں سے جوشخص بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی، میری نبوت کی خبر پائے اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لائے بغیر مرجائے وہ دوزخی ہے۔‘‘

۴:......’’وعن جابرؓ أن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ أتی رسول اللّٰہ ﷺ بنسخۃ من التوراۃ فقال: یارسول اللّٰہ! ہذہ نسخۃ من التوراۃ، فسکت فجعل یقرأ وجہ رسول اللّٰہ ﷺ یتغیر، فقال أبوبکرؓ: ثکلتک الثواکل ماتری مابوجہ رسول اللّٰہ ﷺ؟ فنظر عمرؓ إلی وجہ رسول اللّٰہ ﷺ،فقال: أعوذ باللّٰہ من غضب اللّٰہ وغضب رسولہ رضینا باللّٰہ ربًا وبالإسلام دینًا وبمحمد نبیًا، فقال رسول اللّٰہ ﷺ: والذی نفس محمد بیدہٖ لوبدالکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیًا وأدرک نبوتی لاتبعنی، رواہ الدارمی.‘‘ (مشکوٰۃ،ص:۳۲)

ترجمہ:’’اور حضرت جابرؓ راوی ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطابؓ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا ایک نسخہ لائے اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تورات کا نسخہ ہے۔ آپ خاموش رہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے (تورات کو) پڑھنا شروع کردیا، ادھر غصہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہونے لگا (یہ دیکھ کر) حضرت ابوبکرؓ نے کہا: اے عمر! گم کرنے والیاں تمہیں گم کریں، کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس (کے متغیر ہونے) کونہیں دیکھتے؟ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف نظر ڈالی اور (غصہ کے آثار دیکھ کر کہا) میں اللہ کے غضب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان ظاہر ہوتے تو تم ان کی پیروی کرتے اور مجھے چھوڑ دیتے (جس کے نتیجہ میں) تم سیدھے راستہ سے بھٹک کر گمراہ ہوجاتے اور (حالانکہ) اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میرا زمانۂ نبوت پاتے تو وہ (بھی) یقیناً میری (ہی) پیروی کرتے۔‘‘

۵:......’’عن جابرؓ عن النبی ﷺ حین أتاہ عمرؓ فقال: إنا نسمع أحادیث من یہود تعجبنا أفتری أن نکتب بعضہا؟ فقال: أمتہوکون أنتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسیٰ حیًا ماوسعہ إلا اتباعی.‘‘ (مشکوٰۃ،ص:۳۰)

ترجمہ:’’حضرت جابرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: ہم یہود کی حدیثیں سنتے ہیں اور وہ ہمیں اچھی لگتی ہیں، کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان میں سے بعض کو لکھ لیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تم بھی اسی طرح حیران ہو جس طرح یہود ونصاریٰ حیران ہیں؟ (جان لو کہ) بلاشبہ میں تمہارے پاس صاف وروشن شریعت لایا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میری پیروی پر مجبور ہوتے۔‘‘

۶:......’’عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: کل أمتی یدخلون الجنۃ إلا من أبی، قیل: ومن أبی؟ قال: من أطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد أبی. رواہ البخاری.‘‘ (مشکوٰۃ،ص:۲۷)

(باقی صفحہ 25 پر)

رحمتِ مسیحا اور دعائے خلیلؑ

سعید الحق چترالی

اللہ رب العزت کے محبوب پیغمبر، خاتم الانبیاء، عالم انسانیت کے محسن اعظم، احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ نسبت سے ماہ ربیع الاول کو مسلمانوں کے معاشرے میں غیر معمولی جذبۂ شوق و پذیرائی حاصل ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۱۲/۹ ربیع الاول ۲۲/ اپریل ۵۷۱ء کو مکہ مکرمہ میں مشہور ومعروف شخصیت جناب عبدالمطلب کے معزز و باوقار خانوادے، خوش قسمت عبداللہ کے گھر میں ذی رتبہ و مرتبہ عفت مآب بی بی آمنہ کے بطن سے ہوئی۔ گویا پوری دنیائے جہل وکفر میں عقائد باطلہ اور اصنام پرستی کی گہری تاریکیوں کا سحر ٹوٹ گیا اور توحید باری تعالیٰ کے عقیدۂ صادق کا سورج طلوع ہوگیا۔ مشرکوں، منافقوں اور جاہ پسندی کے نشے میں سرشار، عدل وانصاف سے محروم اور بغض وعداوت کے علمبرداروں کو کیا معلوم تھا کہ عالم انسانیت کی دہلیز پر ایک انقلاب نے قدم رکھ دیا ہے جو اسلامی نظام حیات کے نام سے تمام اقوام عالم کی تہذیبی، تمدنی، اخلاقی اور روحانی اقدار کی فرسودہ روایات پر خط تنسیخ پھیر کر ایک نئی تاریخ ترتیب دے گا اور عبداللہ کا دریتیم وآمنہ کا لال اس انقلاب کا قائد بنے گا:

قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضور ﷺ کی
اللہ کا کرم ہے عنایت حضور ﷺ کی
دو لفظ میں خلاصہ عرفان آگہی
وحدانیت خدا کی رسالت حضور ﷺ کی

آپ نے انسانیت کی فلاح وبہبود، خیر وصلاح اور عروج وارتقاء کے لئے بغیر کسی غرض وطمع اپنی حیات طیبہ کو صرف فرمایا۔ آپ نے کفر وشرک کی تاریکی میں بھٹکے لوگوں کو اپنے خالق ومالک سے ملایا۔ آپ نے انسانوں کے ظاہر وباطن کو مقدس مطہر بنایا، آپ نے امیر وغریب، محتاج وغنی، شاہ وگدا غرض ہر درجہ اور ہر مقام پر انسانیت کی کامل رہنمائی فرمائی۔ آپ نے ملکوں کا اختلاف، اقوام کی یگانگی، شکل وصورت کا تفاوت اور رنگ ونسل کا امتیاز یکسر مٹا کر سب کے دلوں میں ایک ہی جذبہ اور ولولہ، سب کے دماغوں میں ایک ہی فکر ونظریہ اور سب کی زبانوں پر ایک ایسا کلمہ و نعرہ جاری فرمادیا کہ جس کی بنا پر آپ کے دربار اقدس میں بلال حبشی، سلمان فارسی، صہیب رومی، طفیل دوسی، ابوسفیان اموی، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم اور مختلف قبائل کے سردار وعمائدین باہم شیر وشکر بنے۔

آپ کے در انور سے ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین، علی شیر خدا، معاویہ کاتب وحی، عبداللہ بن سلام تورات وانجیل کا ماہر، صرمہ بن انس صحف انبیاء کا عالم، خالد بن ولید شجاعت وبہادری کا پیکر، ابو عبیدۃ بن الجراح امین الامۃ، عبداللہ بن مسعود فقیہ الامۃ، ابوہریرۃ حافظ الحدیث اور عبداللہ بن عباس مفسر قرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے حضرات نے زانوئے تلمذ طے کرکے علم وحکمت کے گوہر نایاب چنے اور اپنے اپنے دامان دل کی وسعت کے مطابق پھولوں سے جھولیاں بھرلیں۔ خالق عالم نے سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خاص علاقے، مخصوص علاقے، مخصوص قریہ اور کسی ایک ملک کے لئے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ روئے زمین پر بسنے والی پوری انسانیت کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ”وما ارسلناک الا کافۃ للناس“ تیرا دائرہ نبوت و رسالت پوری دنیائے انسانیت تک وسیع ہے۔

حضرت قاسم نانوتوی فرماتے ہیں کہ اگر زمین کے علاوہ کسی اور خطے یا کسی اور سیارے پر انسانی زندگی موجود ہوتو حضور سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے بھی نبی اور رسول اور ان کے ہادی ومرشد ہیں:

وہ محمد بھی، احمد بھی، حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم وحکمت میں وہ غیر محدود بھی، ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
ان کی شفقت ہے بے حد وبے انتہا ان کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا ان کی رحمت سے اس کو بسایا گیا

آپ وادئ طائف میں لہولہان کھڑے ظالموں اور ستم گروں کے حق میں بددعا کرنے کی بجائے رحمت حق سے یوں امیدوار ہوئے:

”بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ لایشرک بہ شیئاً“

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ان کی نسلوں میں ایسے افراد پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی بندگی کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس سراپا رحمت کہ جنھوں نے دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”بدی کا بدلہ نیکی سے دو، پھر وہ شخص کہ

تمہارے اور اس کے درمیان دشمنی ہے، گویا وہ گہرا دوست بن جائے گا۔"

رحمت للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ہے کہ جس نے عداوت ونفرت کے نفسانی جذبات سے احتراز کرتے ہوئے عدل وانصاف کو تھامنے کا حکم دیا: "کسی قوم کی مخالفت تمہیں ناانصافی پر مت ابھارے۔ انصاف کرو یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہیں۔" (المائدہ)

رحمت للعالمین وہ ہیں کہ جنہوں جس نے صنف نازک کو وہ حقوق عنایت فرمائے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ عورتوں کے لئے شوہروں پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہروں کے عورتوں پر ہیں۔ (البقرہ)

آپ کی رحمت کاملہ سے صرف انسان ہی نہیں بلکہ چرند، پرند اور حیوانات بھی مستفیض ہوئے: "ایک مرتبہ ایک صحابیؓ چڑیا کے بچوں کو پکڑ کر لائے تو ان کی ماں نے اس صحابیؓ کے سر پر آ کر فریاد رسی کی تو آپ ﷺ نے یہ ماجرا دیکھ کر حکم دیا کہ فوراً جاؤ اور ان بچوں کو وہیں رکھ کر آ جاؤ، جہاں سے ان کو لائے ہو۔"

اسی طرح ایک دن آپ باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک اونٹ کو بلبلاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے مالک کو بلا کر فرمایا کہ: "ان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان سے اچھے طریقے سے سوار ہو جاؤ اور انہیں اچھی غذا کھلاؤ۔" (ابوداؤد)

ہمیں چاہئے کہ اس مبارک مہینے میں تعمیر انسانیت کی طرف توجہ دیں تاکہ اولوالعزم نوجوان پیدا ہوں جو تعلیم اسلام عام کریں اور دنیا سے اپنا لوہا منوا کر عملی زندگی سے اسلام کا بول بالا کریں:

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابو ذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق بلالیؓ"

مجلس تحفظ ختم نبوت
ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

مورخہ ۲۸ نومبر ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء دہلی کے مشہور معروف مسلم علاقہ سنگم وہار کی بڑی مسجد فردوس مسجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام منعقد کیا گیا، جس میں سنگم وہار، تغلق آباد، دیولی گاؤں، دکشن پوری وغیرہ سے بڑی تعداد میں ائمہ مساجد ومسلمانوں نے شرکت کی۔

اجلاس کی صدارت مجلس کے صدر جناب قاری ربیع الحسن صاحب مدرسہ زینت العلوم دکشن پوری نے کی جب کہ نظامت کے فرائض مجلس کے مبلغ مولانا محمد عارف قاسمی راجستھانی نے ادا کیے۔ امام مسجد فردوس کی تلاوت قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

اجلاس کے خصوصی مہمان حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے اپنے تفصیلی بیان میں کہا کہ اس وقت مسلمانوں کے اردگرد سیاسی، سماجی اور مذہبی ہر طرح کے فتنے منڈلا رہے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں، اس سے پہلے بھی مسلمانوں کی آزمائش طرح طرح سے ہوتی رہی ہے لیکن اللہ کے مخلص بندوں کو شیطان بھی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اس وقت ضرورت ہے کہ دینی خدمات میں خلوص پیدا کیا جائے تاکہ ہمارا شمار بھی اللہ کے مخلص بندوں میں ہو۔ ان فتنوں میں قادیانیت نے مسلمانوں کو زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اب سیاسی رنگ میں کادیانی، بی جے پی اور آر ایس ایس کا آلہ کار بن کر راست طور پر اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور ان میں انتشار پیدا کرنے میں لگے ہیں جو کام اسلام دشمن طاقتیں براہ راست نہیں کر پاتیں اس کام کو قادیانی لوگ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے نام پر انجام دے رہے ہیں، مسلمانوں کو اس سے باخبر رہنے اور بچنے کی ضرورت ہے۔ قادیانیوں کا سب سے بڑا کام مسلمانوں کے اندر قرآن وحدیث سے ثابت شدہ عقائد واعمال میں تشکیک پیدا کرنا اور انتشار پیدا کرنا ہے۔ دہلی کے مختلف علاقوں سے اطلاع مل رہی ہے کہ لاہوری قادیانیوں اور قادیان کے قادیانیوں نے اپنے تحریف شدہ قرآن پاک مسلمانوں کی مساجد میں چوری چھپے رکھ دیے ہیں۔ عام مسلمانوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ ترجمہ والا قرآن پاک قادیانیوں کا پڑھ رہے ہیں یا صحیح ترجمہ قرآن پڑھ رہے ہیں، قادیانی فتنہ کی اس خطرناک صورت حال نے ایک عجیب تشویش مسلمانوں میں پیدا کر دی ہے۔ ترجمہ قرآن پڑھنے والوں کو چاہئے کہ وہ علماء سے رجوع کریں اور صحیح ترجمہ والا قرآن پڑھیں۔

اجلاس میں مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے نائب ڈائریکٹر مولانا محمد جنید رانچوی، مولانا شاہد انور بانکوی، مولانا محمد غانم کنگی، مولانا عبدالستار، حاجی سلیم الدین سیفی، الحاج احسان علی سیفی، بھائی محمد حنیف، بھائی عبدالغفار، سراج انجینئر اور قرب وجوار کی مساجد کے تمام ائمہ ومتولیان مساجد نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ حضرت مولانا شاہ عالم صاحب کی دعاؤں پر شب ۱۰ بجے اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ ☆☆☆

منصب رسالت اور اس کے فائزین

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی
الحاج لعل دین، ایم اے

بعثت انبیاء ورسل:

انبیاء ورسل کی بعثت کا عندیہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ملتا ہے جو اس نے اولین انسان اور اولین پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتر جانے کے حکم کے ساتھ ہی فرمایا تھا:

"فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ." (البقرہ:۳۸)

ترجمہ: "پس جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جس نے میری ہدایت کا اتباع کیا، ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم ناک ہوں گے۔"

پھر جب اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کے مطابق نسل انسانی دنیا میں پھیلی اور اس کو ہدایت کی ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ انبیاء ورسل کی بعثت اور نزول کتب وصحائف کی صورت میں پورا فرمایا، چنانچہ ایک لاکھ سے زیادہ انبیاء ورسل کی بعثت کے علاوہ چار مستقل کتابیں اور بہت سے صحائف بھی اپنے پیغمبروں پر نازل فرمائے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں کردیا ہے، ان ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل میں سے تین سو پندرہ رسول اور باقی انبیاء ہیں، اس مضمون میں ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا ذکر کریں گے، جن کے متعلق ارشاد خداوندی ہے: "ولکل امة رسول" (یونس:۴۷) ہر امت کی طرف رسول بھیجا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"ورسلاً قد قصصنهم علیک من قبل ورسلاً لم نقصصهم علیک" (النساء:۱۶۴)

ترجمہ: "بہت سے رسولوں کے حالات آپ سے پہلے ہی بیان کرچکے ہیں اور بہت سے رسولوں کے حالات آپ کے سامنے بیان نہیں کیے۔"

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھبیس پیغمبروں کے اسماء مبارکہ کا ذکر قرآن میں کردیا ہے۔

لفظ رسول کے لغوی اور اصطلاحی معانی:

قرآن پاک میں لفظ رسول بکرار آیا ہے، یہ لفظ فعل ماضی "ارسل" سے مشتق ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

"هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق." (الفتح:۲۸)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی ذات وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔"

"ارسل" کا مضارع بھی قرآن میں ذکر ہوا ہے:

"وهو الذی یرسل الریح بشرا بین یدی رحمته" (الاعراف:۱۵۷)

ترجمہ: "اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔"

رسول کا لفظ فعول کے وزن پر آتا ہے جس کا لغوی معنی مرسل یا فرستادہ ہوتا ہے اور جب رسول اللہ کہہ کر رسول کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردی جائے تو معنی اللہ کا فرستادہ یعنی اس کی طرف سے پیغام دے کر بھیجا جانے والا اس کا پیغامبر یا پیغمبر ہوتا ہے۔ اللہ کا رسول (پیغمبر) صرف اللہ کا پیغام مخلوق تک پہنچاتا ہے اور کسی دوسری ذات کی پیغام رسانی اس کی شایان شان ہی نہیں ہوتی۔

رسول کی جمع "رسل" آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ لفظ بھی استعمال کیا ہے، جیسے فرمایا: "ورسلاً قد قصصنهم علیک" (النساء:۱۶۴) نیز "رسلاً مبشرین ومنذرین" (النساء:۱۶۵) رسول اور نبی کے الفاظ قرآن پاک میں بکثرت استعمال ہوئے ہیں، جن کا عام فہم معنی پیغمبر ہی کیا جاتا ہے تاہم ان میں فرق یہ ہے کہ رسول وہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی کتاب دی جاتی ہے اور اسے نئی شریعت دے کر بھیجا جاتا ہے اور نبی وہ ہوتا ہے جو سابقہ شریعت کے اتباع کا حکم دیتا ہے گویا ہر رسول نبی تو ہوتا ہے کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ کی وحی آتی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا، اگرچہ وحی الٰہی اس پر بھی نازل ہوتی ہے۔

منصب رسالت وہبی ہے:

منصب رسالت کسبی چیز نہیں ہے کہ کوئی آدمی عبادت وریاضت کے ذریعے حاصل کرسکے، بلکہ یہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وہبی منصب ہے، جس کے متعلق اس کا اپنا ارشاد ہے: "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" (الانعام:۱۲۵) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی طرف سے رسالت کا کون سا محل ہے، یعنی وہ اپنی رسالت کسے عنایت فرمائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق جس ذات میں رسالت کا بار اٹھانے کی اہلیت ہوتی ہے اس کو یہ منصب عطا کرتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے خصوصی القابات:

قرآن پاک میں مختلف رسولوں کے خصوصی القابات کا ذکر بھی ملتا ہے، مثلاً:

آدم صفی اللہ: آدم علیہ السلام اللہ کے منتخب شدہ اور برگزیدہ رسول ہیں، اس کا ذکر طٰہٰ میں اس طرح آیا ہے: "ثم اجتبٰہ" (آیت:۱۲۲) آپ کے پروردگار نے آپ کو منتخب فرمالیا۔

نوح نجی اللہ: نوح علیہ السلام اور آپ کے گھر والے خدا تعالیٰ کی بڑی مصیبت سے نجات حاصل کرنے والے ہیں، جیسے فرمایا: "ونجینٰہ واھلہ من الکرب العظیم" (الصٰفٰت:۷۶) ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔

ابراہیم خلیل اللہ: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دوست ہے: "واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا" (النساء:۱۲۵) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنالیا۔

اسماعیل ذبیح اللہ: اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ذبیح ہیں، ارشاد خداوندی ہے: "وفدینٰہ بذبح عظیم" (الصٰفٰت:۱۰۷) ہم نے اس کو ایک بڑی قربانی کا فدیہ دیا۔

موسیٰ کلیم اللہ: موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے والے ہیں: "وکلم اللہ موسیٰ تکلیما" (النساء:۱۶۴) اور موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے باتیں کیں۔

داؤد خلیفۃ اللہ: داؤد علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں: "یٰداؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض" (صٓ:۲۶) اے داؤد علیہ السلام! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا۔

عیسیٰ روح اللہ: عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی طرف سے روح تھے: "المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا الی مریم وروح منہ" (النساء:۱۷۱) مسیح علیہ السلام اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف القا کیا اور اس کی طرف سے روح بھی ہیں اور پھر آخر میں جب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا لقب عطا فرمایا جو کسی دوسرے رسول کو عطا نہیں فرمایا:

محمد رسول اللہ: محمد اللہ کے رسول ہیں جیسا کہ سورۂ فتح کی آیت ۲۹ میں ارشاد ہوا ہے۔

ذاتی نام کے ساتھ رسول کا لفظ:

قرآن پاک میں بعض دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ رسول کا لفظ آیا ہے، مگر جس طرح نبی آخر الزمان کے ذاتی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رسول کا لفظ آیا، اس طرح کسی اور رسول کے ساتھ نہیں ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ مثلاً: نوح علیہ السلام نے فرمایا:

"یٰقوم لیس بی ضلالۃ ولٰکنی رسول من رب العٰلمین" (الاعراف:۶۱)

ترجمہ: "اے میری قوم! مجھ میں کسی طرح کی گمراہی نہیں ہے، بلکہ میں تو پروردگار عالم کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں۔"

ہود علیہ السلام نے فرمایا:

"یٰقوم لیس بی سفاھۃ ولٰکنی رسول من رب العٰلمین" (الاعراف:۶۷)

ترجمہ: "اے میری قوم! مجھ میں نادانی کی کوئی بات نہیں، بلکہ میں تو رب العالمین کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"یٰقوم لم توذوننی وقد تعلمون انی رسول اللہ الیکم" (الصف:۵)

ترجمہ: "اے میری قوم! مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم"

ترجمہ: "اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔"

جبرئیل علیہ السلام بحیثیت رسول:

لفظ "رسول" کا اطلاق جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ بھی ہوا ہے، مگر اس سے مراد وہ رسول نہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کی ہدایت کے لئے منتخب فرمایا، بلکہ اس رسول سے اس کے لغوی معنی یعنی پیغام پہنچانے والے کے ہیں، جب جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس تنہائی میں داخل ہوگئے اور انہوں نے خدا کی پناہ طلب کی تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا: "انما انا رسول ربک لاھب لک غلٰما زکیا" (مریم:۱۹) میں تمہارے پروردگار کا فرستادہ ہوں تاکہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں۔

اور جب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "محمد رسول اللہ" محمد اللہ کے رسول ہیں، مطلب یہ ہے کہ جہاں آدم صفی اللہ، نوح نجی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، اسماعیل ذبیح اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، داؤد خلیفۃ اللہ اور عیسیٰ

روح اللہ ہیں وہاں محمد رسول اللہ ہیں۔

بعثت انبیاء کا دائرۂ کار:

سب سے آخر میں مبعوث ہونے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دیگر رسول اپنی قوم اور علاقے کی طرف مبعوث ہوئے جبکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سارے اہل عالم کی طرف مبعوث ہوئے، قرآن پاک کی زبان سے ملاحظہ فرمائیں:

نوح علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوا: "لقد ارسلنا نوحا الی قومه" (الاعراف:۵۹) ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔

ہود علیہ السلام کے متعلق فرمایا: "والی عاد اخاهم هودا" (الاعراف:۶۵) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا۔

موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: "ثم بعثنا من بعدهم موسیٰ بآیاتنا الی فرعون وملائه" (الاعراف:۱۰۳) پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیات دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: "ورسولا الی بنی اسرائیل" (آل عمران:۴۹) اور عیسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر مبعوث ہوئے اور جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی تو فرمایا: "قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا" (الاعراف:۱۵۸) اے پیغمبر! آپ اعلان فرمادیں کہ اے دنیا جہان کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

شہادت رسول منجانب اللہ:

حضور علیہ السلام کی رسالت کی گواہی خود اللہ جل شانہ نے دی ہے، اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ منافقون کے آغاز میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! جب منافق لوگ آپ کے پاس آتے ہیں: "قالوا نشهد انک لرسول الله" تو کہتے ہیں (منافقانہ طور پر) کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر واضح فرمادیا: "والله یعلم انک لرسوله ط والله یشهد ان المنافقین لکٰذبون" اللہ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے: "وما محمد الا رسول" (۳/۱۴۴) اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر اللہ کے رسول، نیز فرمایا: "لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم" (آل عمران:۱۶۴) اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ انہی میں سے ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا ہے۔

ذات مبارکہ اور لفظ رسول:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی واضح شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جہاں بھی رسول کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہی ہے، مثلاً:

> خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد تیس کذابوں کے آنے کی پیشینگوئی فرمائی، جن میں سے ہر ایک خدا کا نبی ہونے کا دعویدار ہوگا، اس موقع پر آپ نے یہ بھی فرمایا: "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" میں سلسلۂ انبیاء علیہم السلام کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا

"وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله" (النساء:۶۴)

ترجمہ: "ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

"من یطع الرسول فقد اطاع الله" (النساء:۸۰)

ترجمہ: "جس نے رسول کی فرمانبرداری کی، اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔"

اور پھر اس اطاعت کے انعام کا ذکر بھی فرمایا:

"ومن یطع الله والرسول فاولٰئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین" (النساء:۶۹)

ترجمہ: "اور جو لوگ خدا تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے دن) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا انعام فرمایا، یعنی انبیاء، صدیق، شہداء اور صالحین۔"

"یایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک" (المائدہ:۶۷)

ترجمہ: "اے رسول! جو ارشادات اللہ کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوئے وہ لوگوں تک پہنچادیں۔"

"قل اطیعوا الله والرسول" (آل عمران:۳۲)

ترجمہ: "آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ اور

رسول کی اطاعت کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول کا ذکر اس انداز سے بھی کیا ہے:

"انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔" (المزمل:۱۵)

ترجمہ:"(اے اہل مکہ) ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے، جو تم پر گواہ ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

"وکذلک جعلنکم امة وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً۔" (البقرہ:۱۴۳)

ترجمہ:"اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور اللہ کا رسول تم پر گواہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی مختلف نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:"کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم "(منجملہ دیگر نعمتوں کے) اسی طرح ہم نے تمہاری طرف تمہی میں سے رسول بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مزید تاکیداً فرمایا ہے:"لقد جاء کم رسول من انفسکم "(توبہ:۱۲۸) لوگو! تم میں تم میں سے ہی ایک رسول آئے ہیں، غرضیکہ قرآن پاک میں جہاں صرف رسول کا ذکر آیا ہے، اس سے حضور علیہ السلام کی ذات مبارکہ ہی مراد ہے۔

انفرادی لقب اُمّی نبی:

حضور علیہ السلام کا ایک انفرادی لقب اُمّی بھی ہے، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے، سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے رحمت خاصہ کے مستحقین کے متعلق فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے حصے میں آئے گی، جن میں خوف خدا پایا جائے گا۔ زکوٰۃ ادا کریں گے اور آیات الٰہی پر ایمان رکھتے ہوں گے، نیز فرمایا رحمت خاصہ کے مستحقین وہ لوگ بھی ہوں گے:"الذین یتبعون الرسول النبی الامی "جو اس رسول کا اتباع کریں گے جو نبی امی ہے۔ لفظ امی کے متعدد معانی آتے ہیں، عربی زبان میں ام ماں کے لئے بولا جاتا ہے، جو کسی چیز کی اصل ہوتی ہے اور اس سے کوئی دوسری چیز نکلتی ہے۔ نوزائیدہ بچے کو امی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی بالکل ناخواندہ ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام بھی امی نبی اس لحاظ سے ہیں کہ آپ نے کسی استاد سے پڑھنا لکھنا نہیں سیکھا، عرب بھی عام طور پر ناخواندہ ہوتے تھے اور ان کے کاروبار کا سارا انحصار زبانی یادداشت پر ہوتا تھا، اس لئے پوری عرب قوم کو بھی امی کہا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:"ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم "(الجمعہ:۲) خدا تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے امیوں میں انہی میں سے عظیم الشان رسول مبعوث فرمایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے صحیفے میں حضور علیہ السلام بعثت کی پیشینگوئی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کی ہے:"انی ابعث امیا فی الامیین "میں امیوں میں ایک امی رسول بھیجوں گا، حتیٰ کہ آج کی محرف شدہ بائبل میں نبی امی کی بعثت کی پیشینگوئی موجود ہے۔ حضور علیہ السلام کا امی لقب آپ کے اس قول کے مطابق بھی ہے جس میں آپ نے فرمایا:"انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب "ہم امی امت ہیں، کیونکہ ہم نوشت وخواند اور حساب کتاب نہیں جانتے ہیں۔ نبی آخر الزمان کا امی لقب اس لحاظ سے بھی درست ہے کہ ام القریٰ یعنی بستیوں کی ماں مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے، اس لئے یہ آپ کے فرائض منصبی میں داخل ہے:"ولتنذر ام القریٰ ومن حولھا "(الانعام:۹۳) آپ ام القریٰ اور اس کے گرد و پیش والوں کو ڈرائیں۔ ایک حدیث سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ نبی امی سے مراد امت والا نبی ہے، کیونکہ حضور علیہ السلام کی امت تعداد میں تمام سابقہ امتوں سے زیادہ ہوگی، امی کے یہ سارے معانی ہی ممکن ہیں، لیکن زیادہ مشہور معنی یہ ہے کہ آپ ناخواندہ تھے، آپ نے نوشت وخواند کسی سے نہیں سیکھا۔

ختم نبوت ورسالت:

ان تمام تر خصائل وفضائل کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی رسالت ونبوت کو ختم رسالت سے تعبیر فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ:"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔"

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد تیس کذابوں کے آنے کی پیشینگوئی فرمائی، جن میں سے ہر ایک خدا کا نبی ہونے کا دعویدار ہوگا، اس موقع پر آپ نے یہ بھی فرمایا:"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی "میں سلسلۂ انبیاء علیہم السلام کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

جس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، اسی طرح آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم بھی آخری کتاب ہے جس کا پروگرام قیامت تک کے لئے قابل عمل ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے منکرین کو مخاطب کرکے فرمایا:"فبای حدیث بعدہ یومنون "(مرسلات:۵۰) اس قرآن پاک کے بعد کون سی کتاب اور کون سی بات پر ایمان لاؤ گے؟

☆☆......☆☆

برأت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

قادیانیوں نے حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کی کتاب ''المصالح العقلیہ'' میں بعض عبارات کو سرسری طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات سے ملتے جلتے پایا تو انہوں نے دعویٰ کردیا کہ حضرت تھانوی قدس سرہ نے یہ عبارات مرزا غلام احمد قادیانی کی پانچ کتابوں سے لی ہیں۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب پی ایچ ڈی لندن نے اس مقالہ میں قادیانی مضمون نگاروں کی غلط بیانی اور علمی خیانت کا پردہ چاک کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے ہی دوسرے کی عبارات میں تحریف کرکے انہیں اپنی کتابوں اور رسائل کا حصہ بنایا ہے۔ یہ مقالہ ۱۹۸۳ء میں ماہنامہ ''الرشید'' ساہیوال اور ماہنامہ ''بینات'' کراچی بابت صفر المظفر ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوچکا ہے۔ قند مکرر کے طور پر قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

علامہ ڈاکٹر خالد محمود، لندن

پانچویں قسط

اسرار شریعت میں ہے:

''خدا تعالیٰ نے تمہارے فطری تغیرات میں پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کی ہیں۔'' (ص:۱۰۶)

اور مرزا غلام احمد کی عبارت یہ ہے:

''خدا نے تمہارے فطری تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں۔'' (کشتی نوح، ص:۹۵)

یہاں بآسانی دیکھا جاسکتا ہے کہ اصل عبارت کون سی ہے اور نقل کون سی؟ فطری تغیرات میں پانچ حالتیں وہی کہہ سکتا ہے، جو تغیر کے معنی حالت بدلنا نہ جانے۔ اصل عبارت اپنی جگہ پوری طرح واضح اور صحیح ہے اور مرزا صاحب کی عبارت واقعی ایک بدلی عبارت معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح اس عبارت کے آخری حصہ میں مرزا غلام احمد کے الفاظ: ''پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو'' کا مولوی محمد فضل خان کے الفاظ: ''پس تم قبل اس کے جو دن چڑھے اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو'' سے مقابلہ کرو، لفظ تم کو مقدم لانے میں جو زور ہے وہ پچھلی عبارت سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ مرزا صاحب کی عبارت میں ایک تبدیلی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اس فقرہ کو اس کے سیاق میں دیکھئے:

''نمازیں آنے والی بلاؤں کا علاج ہیں۔'' (اسرار شریعت)

اور مرزا غلام احمد کے اس فقرہ پر بھی غور کیجئے:

''نمازوں میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔'' جس سیاق وسباق میں اس مضمون پر بحث کی گئی ہے، وہ مختلف حالتوں کا بیان ہے، اس کے پیش نظر اسرار شریعت کا فقرہ صاف طور پر نظر آرہا ہے اور مرزا صاحب کا پیرایہ یہاں وہ وزن نہیں رکھتا۔ معلوم ہوتا ہے وہ نماز کی تعریف کررہے ہیں، پنج گانہ نمازوں کی تعریف نہیں کررہے۔ حالانکہ موضوع وہی تھا، سو بات وہی صحیح ہے جو اسرار شریعت کے مصنف نے کہی کہ نمازیں آنے والی بلاؤں کا علاج ہیں۔

مولوی محمد فضل خان نے جہاں اس بات کو ختم کیا ہے، وہاں خاتم اولیاء کا حوالہ دیا ہے۔ مرزا غلام احمد نے جہاں یہ بات ختم کی ہے وہاں کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اس سے یہ بات عیاں ہے کہ مولوی محمد فضل خان نے یہ مضمون خاتم اولیاء سے لیا ہے۔ مرزا صاحب نے اسے خاتم اولیاء یا اسرار شریعت کا حوالہ دیئے بغیر نقل کیا ہے۔

صورت حال کچھ بھی ہو یہ ہمارا اصل موضوع نہیں، ہاں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت مولانا تھانویؒ نے عبارت زیر بحث اسرار شریعت سے لی ہے۔ مرزا غلام احمد کی کتاب کشتی نوح سے نہیں، اختلافی الفاظ میں مولانا تھانوی کی عبارت اسرار شریعت کے موافق ہے کشتی نوح کے موافق نہیں۔ اس تقابلی مطالعہ سے دوست محمد شاہد یا ایمن زئی صاحب کا یہ دعویٰ کہ مولانا تھانویؒ نے یہ عبارت مرزا غلام احمد کی کتابوں سے ہی لی ہیں، اعلانیہ طور پر غلط ٹھہرتا ہے۔

قویٰ انسانی کا استعمال:

عبداللہ ایمن زئی نے کمالات اشرفیہ ص:۲۰، پر یہ عنوان قائم کیا ہے اور لکھا ہے:

''حضرت تھانویؒ اپنی کتاب کے لئے اس موضوع پر غور وفکر اور مطالعہ فرمارہے تھے۔ تلاش وتحقیق کے دوران مرزا صاحب کی کتاب نسیم دعوت انہیں ملی۔ انہوں نے یہ کتاب پڑھی اور محسوس کیا کہ انسانی قویٰ کے استعمال کے جو طریقے مرزا صاحب نے قرآن شریف پر تدبر کرنے کے بعد بیان کئے ہیں، ان سے بہترین نکات بیان نہیں کئے جاسکتے، چنانچہ انہوں نے مرزا صاحب کی کتاب کا اقتباس پسند فرمایا اور اپنی کتاب کو اس سے آراستہ فرمالیا۔''

سابقہ الزامات کی طرح یہ الزام بھی بے وزن ہے۔ حضرت تھانویؒ نے مرزا صاحب کی کتاب سے یہ اقتباس لیا نہ اس سے اپنی اس کتاب کو آراستہ کیا۔ یہ مضمون بھی آپ نے اس کتاب (اسرار شریعت) سے

لیا ہے، جس کا آپ نے اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں ذکر کیا تھا۔ یہی عبارت نہیں۔ حضرت تھانویؒ پچھلے کئی عنوانات سے اس کتاب کے مضامین آگے لا رہے ہیں، ہم دونوں کے عنوانات درج ذیل کرتے ہیں:

۱:... ''برتن میں مکھی پڑنے سے اس کو اس میں ڈبو دے کر نکالنے کی وجہ۔''
(اسرار شریعت، ج:۲،ص:۳۶۷)

۲:... ''پانی اور برتن میں سانس لینا و پھونکنا منع ہونے کی وجہ۔'' (اسرار شریعت، ج:۲،ص:۳۶۷)

۳:... ''انسان کے لئے گوشت کھانا کیوں جائز ہوا؟'' (اسرار شریعت، ج:۲،ص:۳۶۹)

۴:... ''گوشت و ترکاری کھانے سے انسان کے روحانی اخلاق کیسے پیدا ہوتے ہیں۔'' (اسرار شریعت، ج:۲،ص:۳۶۹)

۵:... ''انسان میں قوت غضبیہ و حلم وغیرہ کی حکمت۔'' (اسرار شریعت، ج:۲،ص:۳۷۰)

حضرت مولانا تھانویؒ کی کتاب کے عنوانات بھی یہی ہیں:

۱:... ''برتن میں مکھی پڑنے سے اس کو اس میں غوطہ دے کر نکالنے کی وجہ۔'' (احکام اسلام عقل کی نظر میں، ص:۲۲۰)

۲:... ''پانی اور برتن میں سانس لینا و پھونکنا منع ہونے کی وجہ۔'' (احکام اسلام عقل کی نظر میں، ص:۲۲۰)

۳:... ''انسان کے لئے گوشت کھانا کیوں جائز ہوا؟'' (احکام اسلام عقل کی نظر میں، ص:۲۲۱)

۴:... ''گوشت و ترکاریاں کھانے سے انسان کے روحانی اخلاق کیسے پیدا ہوتے ہیں؟'' (احکام اسلام عقل کی نظر میں، ص:۲۲۲)

۵:... ''انسان میں قوت غضبیہ و حلم وغیرہ کی حکمت۔'' (احکام اسلام عقل کی نظر میں، ص:۲۲۳)

آپ نے دیکھا یہ عنوانات کس طرح ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق آ رہے ہیں۔ پانچویں نمبر کا عنوان ہے جس کے تحت وہ عبارت درج ہے، جسے ایمن زئی صاحب مرزا صاحب کی کتاب سے لیا گیا اقتباس کہہ رہے ہیں جب حضرت تھانویؒ کے پچھلے چار عنوانات اسرار شریعت سے منطبق چلے آ رہے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مرزا صاحب کا موضوع نہیں تو اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ حضرت تھانویؒ نے یہ مضامین اسرار شریعت سے لئے ہیں نہ کہ غلام احمد سے اور ایمن زئی صاحب کا یہ کہنا مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب سے لئے ہیں، اس میں کسی طرح کا کوئی وزن نہیں رہتا، پھر ان دونوں کتابوں (مولوی محمد فضل خان اور حضرت تھانویؒ کی کتابوں) کے مذکورہ پانچویں عنوان کو جو مناسبت ان کے چوتھے عنوان سے ہے وہ بتا رہی ہے کہ مولوی محمد فضل خان کا یہ مضمون اپنے ماقبل سے مسلسل اور مربوط ہے اور یہ صورت اس بات کی شاہد ہے کہ یہ مضمون اسرار شریعت میں اصل ہے، نسیم دعوت میں نہیں۔ اب اسے مرزا صاحب کی کتاب نسیم دعوت میں دیکھئے، انہوں نے یہاں کوئی ایسے عنوانات نہیں دیئے البتہ پیرابندی ضرور کی ہے جو ایک مضمون کو دوسرے سے جدا کرتی ہے، ہم ان پیراجات کے ابتدائی الفاظ درج کرتے ہیں:

۱:... ''کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم نے اس جگہ انجیل کی تعلیم کا ذکر نہیں کیا۔'' (نسیم دعوت، ص:۷۰)

۲:... ''علاوہ اس کے یہ بھی سخت غلطی ہے کہ انجیل کی تعلیم کو کامل کہا جائے۔'' (نسیم دعوت، ص:۷۱)

۳:... ''اب دیکھو اس آیت میں دونوں پہلوؤں کی رعایت رکھی گئی ہے۔'' (نسیم دعوت، ص:۷۱)

۴:... ''اب ہم آریہ مذہب میں کلام کرتے ہیں۔'' (نسیم دعوت، ص:۷۲)

وہ عبارت جو اسرار شریعت اور حضرت تھانویؒ کی کتاب میں مشترک ہے وہ مرزا صاحب کے مندرجہ بالا پیراجات میں سے دوسرے کے تحت دی گئی ہے کہ یہ ''بھی سخت غلطی ہے کہ انجیل کی تعلیم کو کامل کہا جائے۔''

اب جو شخص ان تینوں کتابوں کو دیکھے اسے اس یقین سے چارہ نہ رہے گا کہ حضرت تھانویؒ کی کتاب ان کے عنوانات اور سیاق و سباق اسرار شریعت سے ملتے جلتے ہیں نہ کہ مرزا صاحب کی کتاب نسیم دعوت سے۔

اب عبداللہ ایمن زئی کے کہنے پر کیسے باور کر لیا جائے کہ حضرت تھانویؒ نے مضمون زیر بحث مرزا صاحب کی کتاب نسیم دعوت سے لیا ہے۔

پھر مرزا صاحب کی عبارت میں یہ جملہ بھی لائق غور ہے:

''اگر انسان میں خدا نے ایک قوت حلم اور نرمی اور درگزر اور صبر کی رکھی ہے تو اسی خدا نے اس میں ایک قوت غضب اور خواہش انتقام کی بھی رکھی ہے۔'' (کمالات اشرفیہ، ص:۲۱)

اب اسے حضرت تھانویؒ کی کتاب میں بھی دیکھئے:

''اگر خدا نے انسان میں ایک قوت حلم اور نرمی اور درگزر اور صبر..... الخ۔''
(کمالات اشرفیہ، ص:۲۱)

اب آئیے دیکھیں کہ یہ جملہ اسرار شریعت میں کس طرح ہے، پھر آپ ہی فیصلہ کریں کہ حضرت تھانویؒ نے اسے اسرار شریعت سے لیا ہے یا نسیم دعوت سے۔ اسرار شریعت میں یہ جملہ اس طرح ہے:

''اگر خدا نے انسان میں ایک قوت حلم اور نرمی اور درگزر اور صبر کی رکھی ہے۔''
(اسرار شریعت، ج:۲،ص:۳۷۰)

اب بھی کیا کسی پڑھے لکھے آدمی کو یہ کہنے کی ہمت ہے کہ حضرت تھانویؒ نے مرزا صاحب کی کتاب نسیم دعوت سے یہ اقتباس لیا ہوگا۔

جہاں تک اسرارِ شریعت اور نسیم دعوت کے تقابلی مطالعہ کا تعلق ہے۔ اسرار شریعت کی عبارت اپنے محل اور سیاق وسباق میں خوب چسپاں دکھائی دیتی ہے اور ذہن گواہی دیتا ہے کہ اصل عبارت یہیں کی ہے اور مرزا صاحب نے اسے جس محل میں سمویا ہے، وہاں اسے تکلف سے چسپاں کیا گیا ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ مرزا صاحب نے اسرار شریعت کے مسودے سے کسی نہ کسی طرح استفادہ ضرور کیا ہے۔ پھر ایمن زئی صاحب نے کمالاتِ اشرفیہ، ص:۲۲ پر مرزا صاحب کا ایک نو سطری اقتباس درج کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ:

"مرزا صاحب کی جو عبارت حضرت تھانویؒ نے حذف کردی ہے وہ یہ ہے۔"

(کمالاتِ اشرفیہ، ص:۲۲)

جواباً عرض ہے کہ یہ نو سطریں اسرار شریعت میں جہاں سے حضرت تھانویؒ یہ عبارت لے رہے ہیں، نہیں ہیں وہاں عبارت اسی طرح ہے، جیسے حضرت تھانویؒ نے پیش کیا ہے، اب بجائے اس کے کہ ایمن زئی صاحب اقرار کریں کہ حضرت تھانویؒ نے واقعی مرزا صاحب کی نسیم دعوت سے یہ اقتباس نہیں لیا۔ الٹا یہ دعوے کر رہے ہیں کہ حضرت تھانویؒ نے ان نو سطروں کو حذف کردیا ہے، انہیں اگر یہ الزام کسی پر لگانا ہی تھا تو مولوی محمد فضل خان صاحب پر لگاتے نہ کہ حضرت تھانویؒ پر۔ ایمن زئی صاحب کی، اس جسارت پر ہمیں حیرت ہوتی ہے:

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

(جاری ہے)

اشعارِ ختم نبوت

انتخاب: مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

ہر ایک صحیفے میں ثنا، جس کی رقم ہے
وہ ختم رُسلؐ نازِ عرب، فخرِ عجم ہے
وہ آنکھ ہے جس آنکھ میں روضہ کی ضیا ہے
وہ دل ہے کہ جس دل میں تمنائے حرم ہے

(سید شمس وارثی)

اے ختم رُسلؐ رحمت کُل، صاحب اخلاق
ہیں زیر نگیں آپ کے سب انفس و آفاق
فرمائی ہے تقدیر امم آپ نے روشن
شاہد مرے دعوے پہ ہیں تاریخ کے اوراق

(سعید بدر)

سر جھکا کر آگیا ہے آپ کے در پر حضورﷺ
اِک گدائے بے نوا، اِک مور بے برگ وشعور
آپ ختم الانبیاء ہیں اور شاہد اس پہ ہیں
حشر تک قرآن و انجیل اور توراۃ و زبور

(سعید بدر)

انبیاء و مرسلین میں آپ کا اونچا مقام
آپ محبوبِ خدا ہیں، آپ ہیں خیر الانام
آپ ہیں ختم الرسل، فخر الرسل شاہِ امم
آپ ہی ہیں نوعِ انسانی کے لاثانی امام

(حافظ نور محمد انور)

حسرت ہے دیارِ ختم الرسل، وہ قبلۂ ایماں بھی دیکھیں
ہے کون ومکاں جس سے روشن، وہ مہرِ درخشاں بھی دیکھیں
اے دیدۂ نم چل سوئے حرم طیبہ کا گلستاں بھی دیکھیں
پھولوں سے کہیں جو بہتر ہیں وہ خارِ مغیلاں بھی دیکھیں

(لطیف نوری)

سرورِ انبیاء ہیں، رسول کریم ہیں
مرے حضورؐ دونوں جہاں میں عظیم ہیں
ختم الرسلؐ کی شوکت وعظمت نہ پوچھیے
محبوبِ کبریا ہیں، رسول کریم ہیں

(مختار زرابی)

بزم میں شمع ختم نبوت روشن ہے
جلنے میں لطف آتا ہے پروانوں کو
ختم نبوت پر جن کا ایمان نہ ہو
کون کہے مومن ان بے ایمانوں کو

(سید امین گیلانیؒ)

جناب جمال عبدالناصر مرحوم کی جدائی!

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر کے مخلص ساتھی جناب جمال عبدالناصر صاحب ۲۹ر دسمبر ۲۰۱۳ء کو بھکر میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

جمال عبدالناصر مرحوم جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے ہاں ۱۹۷۱ء کو پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالتے ہی قرآن مجید مسجد فاروقیہ میں مولانا قاری عبیداللہ صاحب کے ہاں ناظرہ پڑھا۔ اسکول میں میٹرک تک کی تعلیم حاصل کی۔ کوئی ڈپلومہ بھی کیا۔ جناب ڈاکٹر دین محمد صاحب نے انہیں ۱۹۹۴ء میں دفتر مرکزیہ ملتان بھیج دیا۔ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری نے انہیں مرکزی دفتر کے حساب کتاب، ڈاک وغیرہ کے شعبہ میں سیٹ کردیا۔ بائیس تئیس سال کی عمر ہوگی جب دفتر ملتان آئے تھے۔ کل کی طرح مجھے یاد ہے کہ فقیر لائبریری میں اخبارات ورسائل کے حصہ کے برآمدہ میں کام کررہا تھا۔ بڑی محبت سے ایک نوخیز نوجوان بڑے ہی احترام ومحبت سے گرم جوشی کے ساتھ اچانک بغل گیر ہوئے اور کہا کہ آپ کا بھتیجا جمال عبدالناصر بھکر سے۔ فقیر نے تعجب سے دیکھا۔ غالباً یہ پہلی ملاقات تھی۔

سر پر ہاتھ پھیرا، شاباش دی اور یہ کام پر جاکر بیٹھ گئے اور پھر بیس سال ان کے شب وروز فقیر کی نظروں کے سامنے گزرے۔ شادی ہوئی، اولاد ہوئی، جب آئے تھے داڑھی اتری ہی تھی۔ جب گئے تو داڑھی سفید ہوچکی تھی۔ کل چوالیس سال عمر پائی۔ بہت اچھی صحت تھی۔ خوب متحرک تھے۔ کراری چیزیں خوب مرچ مصالحہ والی کھانے کے خوگر تھے۔ اسی چٹخارہ پن میں عوارض نے گھیرلیا۔ بہت ہی سادہ مزاج اور بھولے پن کا مرقع قدرت نے اسے بنایا تھا۔ اطاعت شعار تھا۔ میرے ایسے بدمزاج شخص کی کڑوی کسیلی سنتا تھا۔ اس کی یہ نیاز مندی بھلائی نہ جاسکے گی۔ پہلے ملتان دفتر میں کام کرتا رہا۔ پھر کراچی دفتر ضرورت تھی۔ وہاں تبادلہ ہوگیا۔ یہاں بھی خوش۔ وہاں بھی بہت ہی خوش۔ غرض خوب وقت گزارا۔ جس کام کو شروع کرتا پورا دن سر جھکائے لگا رہتا۔ کام کرنے میں اجتہاد بھی کرتا اور اجتہاد میں خطاء وصواب دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔ لیکن اس کی جفاکشی صحت کے زمانہ میں قابل داد تھی۔ جس کام کا کہتے خوش دلی سے شروع ہوجاتا۔ کراچی قیام کے دوران شادی ہوئی تو کچھ عرصہ بعد اہلیہ کو کراچی بلالیا۔ پھر کراچی سے ملتان دفتر کی ضرورت کے لئے آگئے۔ بچوں کو ساتھ رکھا۔ تین چار ماہ بعد بچوں سمیت گھر جاتا۔ اپنے ماں باپ، سسرال والوں سب سے ملاقات ہوجاتی۔ عید کے موقع پر باقی ساتھی گھروں کو جاتے یہ دفتر میں رہ جاتا۔ غرض بہت ہی ایثار پیشہ انسان تھا۔

کراچی سے ملتان آیا تو اس دوران میں اس کی صحت گرنا شروع ہوچکی تھی۔ اپنی بیماری کو سنجیدہ نہ لیا۔ ایک آدھ بار زیادہ طبیعت بگڑی تو پہلے ملتان پھر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے کہنے پر کراچی سے مہینہ بھر علاج کرایا۔ طبیعت سنبھل گئی۔ پھر وہی کراری چیزوں کے استعمال نے صحت پر اثر کیا۔ اب طبیعت بگڑتی سنبھلتی رہی۔ لیکن ان کے اٹھک بیٹھک، چال ڈھال اور سرگرمیوں نے چغلی کھائی شروع کردی کہ بیماری سنجیدہ توجہ کی مستحق ہے۔ طبیعت میں رقت پیدا ہوگئی تھی۔ کبھی پاؤں زخمی، کبھی کمر میں درد۔ درخواست کی کہ چیک اپ کرائیں۔ چیک اپ کرایا تو جگر اور تلی کے بڑھنے کی رپورٹ آئی۔

فقیر کی گزشتہ کچھ عرصہ سے عادت ہے کہ سفر پر جاتے ہوئے ساتھیوں سے بھول چوک معاف کراکر چلتا ہوں۔ بھارت کا سفر کرنا تھا۔ صبح سفر تھا۔ ناصر صاحب ابھی دفتر نہ آئے تھے۔ ملاقات نہ ہوسکی۔ واپس آیا۔ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ان کے سسر فوت ہوگئے تھے۔ بھکر بچوں سمیت گئے ہوئے ہیں۔

۲۶ر دسمبر شام کو مولانا محمد علی صدیقی کا فون آیا کہ ناصر بھائی کو اٹیک ہوا ہے۔ ہسپتال میں ہیں۔ طبیعت پر چوٹ لگی کہ اس کی صحت اٹیک کی متحمل نہیں۔ ۲۸ر دسمبر صبح فون کیا تو معلوم ہوا کہ ایک آدھ بار آنکھ کھولی ہے۔ مسکرائے ہیں۔ پہچان ہے۔ بظاہر فالج لگتا ہے۔ لیکن ہاتھ پاؤں نے حرکت شروع کردی ہے۔ آج دماغی معائنہ ہوگا۔ وہ ہوا تو معلوم ہوا کہ برین ہیمبرج ہے۔ شریان پھٹ گئی ہے۔ اب تو بس محض فضل ایزدی کے علاوہ کوئی راستہ بھائی نہ دیتا تھا۔

۲۹ر دسمبر اتوار سیٹ پر کام کے لئے بیٹھا۔ کوئی سوا آٹھ بجے ہوں گے۔ فون چیک کیا تو ایک کال مولانا محمد علی کی تھی۔ دھڑکتے دل سے فون کیا۔ ادھر ان کے رونے نے خدشات دل کو صحیح ثابت کردیا۔

حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ عبدالستار کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ناصر صاحب کی جاکر زیارت کی۔ اتنا اطمینان اور سکون کا چہرہ پر ورود تھا، گویا گہری نیند سو رہے ہیں: "یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ" کی حقانیت آنکھوں کے سامنے گھوم گئی۔

حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم! ☆☆

چناب نگر کے تعلیمی ادارے قادیانیوں کے حوالے کر کے ایک نیا محاذ کھولنے سے گریز کیا جائے: مفتی شہاب الدین پوپلزئی

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، بنوں میں قومی راہنماؤں اور علمائے کرام کے خطابات

رپورٹ: مولانا عبدالحسیب، بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۱۶ دسمبر ۲۰۱۳ء بروز سوموار بوقت صبح ۸ بجے بمقام جامع مسجد حافظ جی بنوں سٹی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی مدظلہ کر رہے تھے، جبکہ اسٹیج سیکریٹری مولوی عبدالغنی اشرفی اور مولوی ساجد اللہ تھے اور انتظامی امور مولانا عبدالحسیب، مولانا حمید اللہ شاہ، مولوی قاری امام یوسف، مولوی شمس الحق، حاجی محمد ایاز، قاری زبیداللہ، مفتی شہید نواز، قاری سعید الرحمٰن اور حافظ محمد سلمان سرانجام دے رہے تھے۔

اس کانفرنس کے مہمان خصوصی صاحبزادہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا رشید احمد مدظلہ تھے، تلاوت کلام پاک قاری ادریس آصف نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے اپنے بیان میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان کے عشق ومحبت کا معیار بتا کر کہا کہ کوئی بھی مسلمان جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ کبھی بھی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا، مسلمان شرابی تو ہوسکتا ہے، بے نماز بھی ہوسکتا ہے حتی کہ زانی بھی ہوسکتا ہے لیکن وہ گستاخ نبی نہیں ہوسکتا، اور نہ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس میں کمی برداشت کرسکتا ہے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ہمارے اکابر نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بہت تکالیف برداشت کی ہیں اور قید وبند سے گزرے ہیں حتی کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے اندر لاہور کی سڑکیں کارکنوں کے خون سے رنگین کی گئیں اور ہمارے اکابر ڈٹے رہے، بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک ختم نبوت کے ان پروانوں کو ۱۹۷۴ء میں کامیابی نصیب ہوئی۔ مرزائی اور قادیانیوں کو ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار کرتے ہوئے قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

مرکزی ناظم شعبہ نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ صرف علماء کا کام نہیں بلکہ ہر مسلمان کا کام ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرے، قیامت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پوچھیں گے کہ بتاؤ جب ایک ملعون مجھ سے ختم نبوت کا تاج کھینچ رہا تھا تو اس وقت کس میں مصروف رہا؟ اس لئے ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے خود کو وقف کرے۔

جناب شمس الدین (سابق قادیانی) نے ہزاروں لوگوں کے مجمع سے اپنے ایمان لانے اور قادیانیت سے بیزاری کے اسباب بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات نے ایمان پر آمادہ کیا کہ قادیانی کتب میں دجل اور فریب کے علاوہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ شرافت کی باتیں قادیانیوں کی کتابوں میں بالکل مفقود اور اسلامی کتب میں نور ہی نور ہے، اس بات سے میں نے اندازہ لگایا کہ نبی تو شرافت کی بولی بولتے ہیں اور مرزا قادیانی ملعون سراسر جھوٹ اور بے ہودہ بکواس کرتا ہے، بھلا یہ کیسے نبی ہوسکتا ہے؟

اپنے خطاب میں جناب شمس الدین کو مبارکباد دیتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد حاجی محمد اکرم خان درانی نے کہا کہ میری باتیں اصل نہیں بلکہ بھائی شمس الدین جو ایک نومسلم ہیں کی باتیں اصل ہیں، کیونکہ وہ ان ہی کا آدمی تھا اور وہ قادیانیوں کے تمام بھید جانتے ہیں، انہوں نے علماء کرام سے درخواست کی کہ علماء حضرات فتنوں کی نشاندہی فرمائیں، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اس کو پارلیمنٹ کی سطح پر اٹھائیں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر اور ہردلعزیز شخصیت حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب نے انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت کو بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام عظمت والے ہیں، کائنات میں سب سے اعلیٰ وارفع مقام حضرات انبیاء کرام کا ہے، درجات انسانیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو چنا، پھر انبیاء کرام میں جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا اور محمد رسول اللہ، خاتم الانبیاء، اور آپ تمام عظمتوں کی انتہا ہیں۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس ہے اور مسلمان کبھی بھی اسلام کی بنیاد پر حملہ برداشت نہیں کرسکتا، یہی وجہ ہے کہ آج ہزاروں لوگوں کا مجمع اپنا کاروبار تجارت وغیرہ چھوڑ کر یہاں جمع ہے، انہوں نے کہا کہ چناب نگر کے تعلیمی ادارے قادیانیوں کے حوالے کرکے ایک نیا محاذ کھولنے سے گریز کیا جائے۔ اختتامی دعا سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی نے کلمات تشکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج کانفرنس کامیاب بنانے کے لئے ضلع بنوں کے ایک سو پچاس دینی مدارس کے طلبا اور جامعہ معراج العلوم جامعہ دارالہدیٰ اور اس سے تمام منسلکہ شاخیں جامعہ المرکز الاسلامی، جامعہ نظام العلوم، جامعہ دارالہدیٰ میراخیل، جامعہ علوم شرعیہ، جامعہ منہاج العلوم ڈومیل، جامعہ دارالاحسان، جامعہ ضیاء العلوم، جامعہ احیاء العلوم، جامعہ منہاج العلوم بنوں سٹی کے طلبا نے ریلیوں کی شکل میں شرکت کی ہیں اور شیخ الحدیث مولانا حفیظ الرحمن المدنی ابن حضرت مولانا صدر الشہید مرحوم پیر طریقت مولانا گل رئیس خان، مولانا قاری ضیاء الرحمن، مولانا محمد یونس، مولانا محمد سعید، مولانا قاری فضل حیات، مولانا عبدالرحیم، مولانا ابراہیم ادمی مولانا طیب طوفانی (مدیر بکھرے پھول) صاحبزادہ مولانا محمد امین سرائے نورنگ، شیخ الحدیث مولانا مبین اللہ، مولانا نور علی خان، مولانا اسد نور، مفتی عبدالغنی، حافظ ملک شیراز، حافظ نیک دار علی، مفتی غلام اللہ، مولانا حافظ عبدالغفار قریشی، مولانا عبدالودود قریشی کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس مبارک کانفرنس میں شرکت کرکے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ حضرت مولانا خواجہ رشید احمد مدظلہ کی پرسوز دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قرار دادیں:

۱:... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس بنوں کا یہ اجتماع یہودیوں، نصاریٰ اور تمام طاغوتی طاقتوں کی طرف سے بنائی گئی توہین آمیز فلموں کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی سطح پر ناموس انبیاء کا قانون بنانے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے۔

۲:... ملک بھر کے اسکول، کالجز اور یونیورسٹیز میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے کر مکمل پابندی عائد کی جائے، قادیانی اسکول، کالجز اور یونیورسٹیز کے داخلہ فارموں میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت سراغ لگائے اور ان کا راستہ بند کردے۔

۳:... ۱۹۷۴ء میں چناب نگر کو کھلا شہر قرار دینے کے بعد تمام سرکاری تعلیمی ادارے حکومت نے اپنی تحویل میں لے لئے تھے، موجودہ وفاقی اور پنجاب حکومت نے وہ ادارے قادیانیوں کو واپس دینے کا فیصلہ کیا ہے، ہم حکومت کے اس فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے حکمرانوں کو خبردار کرتے ہیں کہ اس گھناؤنے اقدام سے باز رہے، ورنہ ملک گیر احتجاج کیا جائے گا۔

۴:... یہ اجتماع انتہائی گہرے غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں شہید کئے گئے طلبا، علماء کرام کے قاتلوں کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ لہٰذا فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچائیں۔

۵:... قادیانیوں نے آئین پاکستان، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ، وفاقی شرعی عدالت اور پارلیمنٹ کے تاریخ ساز فیصلوں کو تسلیم کرنے کی بجائے بغاوت پر مبنی رویہ اپنایا ہوا ہے، یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی تشخص اور دستور کی اسلامی دفعات پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے اور ان باغیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے۔

۶:... تمام قادیانی مصنوعات یا ایسی فیکٹریاں یا ادارے جس کی آمدنی (مرزائی یا قادیانی غنڈوں کو ملتی ہے) بالاتفاق علماء و مفتیان کرام کے ایسی چیزوں کا استعمال شرعاً حرام ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اپنی شرعی فریضہ کو انجام دیتے ہوئے ان چیزوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ شیزان کمپنی کی تمام مصنوعات، ذائقہ بناسپتی، پرل بناسپتی، پنجاب آئل ملز، کنگ بناسپتی، راجہ سوپ، یونیورسل اسٹیبلائزر، پاکستان چپ بورڈ جہلم، OCS کوریئر سروس۔

۷:... مختلف چینلز میں انبیاء کرام اور صحابہ کرامؓ کے کردار پر بننے والی فلموں کی نمائش سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی تمام فلموں پر پابندی لگائی جائے اور انٹرنیٹ سے توہین آمیز فلموں کا خاتمہ کیا جائے۔

۸:... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عاشق رسول ممتاز احمد قادری کو باعزت طور پر رہا کیا جائے اور صدر پاکستان اس کی سزا معاف کرنے کا اعلان کریں۔

۹:... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۱۰:... نیز یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہیجڑوں کے قائم سینٹر اور شادیوں میں موسیقی کے پروگرام کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔

۱۱:... چند دن قبل کوئٹہ میں فروٹ کریٹ (پیٹی) میں قرآن کریم کے اوراق کو بند کرکے قرآن مجید کی توہین کی گئی، یہ اجتماع اس قبیح فعل کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے عناصر کو گرفتار کرکے سخت ترین سزا دے۔ ☆☆

حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ

تذکرہ و خدمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ صوبہ سندھ میں سندھی اور اردو زبانوں کے مقبول ترین خطیب تھے۔ روتوں کو ہنسانا، ہنستوں کو رلانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ سندھی زبان کے محاورات، دیہاتی امثلہ کے ذریعہ وہ باتیں کہہ جاتے کہ عام خطیب اس کا تصور نہیں کر سکتا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں کے ساتھ والہانہ عقیدت اور ہم جیسے خوردوں کے ساتھ قلبی محبت رکھتے تھے۔ حضرت اقدس سائیں عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف کی طرح ختم نبوت کا تحفظ ان کا محبوب اور پسندیدہ موضوع تھا۔ سندھ کی ختم نبوت کانفرنسوں میں آخری خطیب ہوتے۔ دلچسپ انداز خطابت کی وجہ سے سامعین انہیں گھنٹوں سنتے اور داد دیتے۔ آخر عمر میں ایک ٹانگ سے معذور ہوگئے، اس کے باوجود چناب نگر کی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲۰۱۰ء میں شرکت کی۔

ایک مرتبہ ملتان کی ختم نبوت کانفرنس اور جامعہ خیرالمدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں بھی تشریف لائے اپنے شگفتہ انداز خطابت کی وجہ سے بھرپور اجتماع ان کی مٹھی میں تھا، اہل پنجاب نے بھی انہیں داد دی اور وہ اجتماع پر چھاگئے۔

دو تین مرتبہ فالج کا حملہ بھی ہوا، ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں بھی شدید زخمی ہوئے، بایں ہمہ دعوت و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔

سجاول میں جامعہ ہاشمیہ جو قدیمی ادارہ تھا کے مہتمم اور شیخ الحدیث چلے آرہے تھے، جامعہ ہاشمیہ شہر کے اندر تھا تو کھلی جگہ پر وسیع و عریض ادارہ جامعہ قاسمیہ کے نام سے قائم کیا اور تادم زیست دونوں اداروں کی آبیاری کرتے رہے۔

سندھ کے مدارس کا علیحدہ وفاق بھی بنا رکھا تھا، جس کے سربراہ خود تھے، بایں ہمہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مرکزی شوریٰ اور عاملہ کے ممبر رہے اور اس مروارید سلک سے خود بھی اور اہل سندھ کے جامعات کو بھی جوڑے رکھا۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنماؤں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کے معتمد علیہ بزرگ ساتھیوں میں سے تھے۔

ان کی دو ہی جماعتیں تھیں سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام اور مذہبی طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ان کے جامعہ کا غالباً کوئی سالانہ جلسہ اور ختم بخاری کی تقریب مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے بغیر نہیں ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ قائد محترم نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر جامعہ قاسمیہ میں ان کی دعوت پر ڈیڑھ گھنٹہ فاضلانہ تقریر فرمائی۔ اس طرح محسوس ہوتا تھا کہ ایک سیاسی لیڈر نہیں بلکہ کسی جامعہ کا شیخ الحدیث عالمانہ، فاضلانہ گفتگو کر رہا ہے۔ بہرحال انہوں نے ساری زندگی اہل حق کی ترجمانی میں گزاردی اور علماء دیوبند کے عقائد و نظریات کے پرچارک رہے۔

یزیدیت، مماتیت کے جراثیم کے قریب نہیں پھٹکتے تھے، بلکہ مذکورہ دونوں بیماریوں کے جراثیم کے جراثیم کش علاج فرماتے تھے، کئی ایک مریض ان کے خطابات سے ان بیماریوں سے صحتیاب ہوگئے۔ اول و آخر خالصتاً دیوبندیت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

سندھی عوام ان کے حقیقت پسندانہ خطابات سے کئی ایک مہلک روحانی بیماریوں سے بچے ہوئے تھے۔ وہ جہاں جاتے عوام وخواص ان کی راہوں میں پلکیں بچھاتے، ان کی تشریف آوری پر کھڑے ہوکر ان کا استقبال کرتے۔

اللہ پاک نے انہیں ہنس مکھ چہرہ عطا فرمایا تھا، مسکراتے ہوئے ملتے اور چھوٹوں کے ساتھ ایسے تپاک سے ملتے کہ چھوٹے علماء کرام کا خون سیروں بڑھ جاتا۔

"وہ کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے"

اور ایسے ہی کسی نے کیا خوب کہا تھا:

"مجنوں جو مرگیا ہے جنگل اداس ہے"

اب سندھ میں ایسا مقبول ترین خطیب شاید صدیوں میں پیدا نہ ہو۔ اللہ پاک نے انہیں اصلاح خلق کے لئے پیدا کیا تھا، اور وہ مخلوق کے روحانی معالج تھے۔

مرزا قادیانی کے خبیث ترین نظریات کی وجہ سے جب اس کا نام لیتے تو خوب جلی کٹی سناتے اور فرماتے کہ جس طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت ایمان کا جزو ہے ایسے ہی گستاخان رسول کے ساتھ جلی نفرت بھی عین ایمان ہے۔ جس دل میں قادیانیت کے خبیث نظریات کے ساتھ نفرت نہیں وہ مسلمان ہی نہیں۔ ان کی شبانہ روز محنت سے قادیانیت سندھ میں گالی بن گئی۔ کافی عرصہ سے علیل چلے آرہے تھے:

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

تا آنکہ وقت موعود آن پہنچا اور آپ ۲۴ر نومبر بروز اتوار خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز ۲۵ر نومبر کو آپ کی نماز جنازہ آپ کے استاذ مولانا نور محمدؒ کے فرزند ارجمند مولانا صالح محمد حداد کی اقتداء میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور آپ کو آپ کے استاذ شیخ الحدیث مولانا نور محمدؒ کے پہلو میں مصری مبارک شاہ قبرستان سجاول میں سپرد خاک کیا گیا۔

جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد اور سید انوارالحسن نے کی۔ اللہ پاک آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ آمین۔

☆☆......☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خیبر پختونخواہ کا

دس روزہ تبلیغی دورہ

رپورٹ: مولانا عابد کمال

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خیبر پختونخواہ کا دس روزہ تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ آپ نے تبلیغی دورہ کا آغاز ڈیرہ اسماعیل خان سے کیا۔

ڈیرہ اسماعیل خان: ۱۱ر دسمبر دریا خان سے بارہ بجے کے قریب ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے، جہاں شیخ ایاز شہید کے فرزند گرامی مولانا شیخ محمود الحسن نے مبلغین کو خوش آمدید کہا۔ دوپہر کا قیام و طعام مولانا محمود الحسن کے پاس رہا۔

مدرسہ سراج العلوم: حضرت مولانا سراج الدینؒ، مولانا علاؤ الدینؒ دونوں بھائیوں نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد جامعہ نعمانیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ مولانا سراج الدینؒ ایک عرصہ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن رہے۔ چند سال قبل ان کا انتقال ہوا۔ مولانا مرحوم کے فرزند گرامی مولانا قاری خلیل احمد سراج نے سراج العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔

مولانا علاؤ الدین مدظلہ کی خدمت میں قبل از مغرب حاضری ہوئی۔ مولانا بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے ممبر رہے۔ مولانا جید عالم دین اور شیخ الحدیث ہیں۔ تقریباً سو سال کے پیٹے میں ہوں گے۔ مولانا اب تک بخاری شریف اور دوسرے اسباق باقاعدہ پڑھاتے ہیں۔ آج بھی صبح کو بخاری شریف کا سبق پڑھا بعدازاں طبیعت خاصی علیل ہوگئی۔ غشی کی کیفیت طاری تھی۔ سلام و مصافحہ پر اکتفا کیا۔ ۱۶ر دسمبر ۲۰۱۳ء کو انتقال کیا۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

مولانا غلام رسول سے ملاقات: مولانا غلام رسول جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل ہیں۔ شیخین حضرت مولانا رسول خانؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے بخاری و ترمذی پڑھی۔ نحو کی تعلیم استاذ الکل مولانا غلام رسول پونٹویؒ (پونہ جلال پور پیر والا ملتان میں ہے) سے حاصل کی۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، زبدۃ العارفین حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے دورۂ تفسیر پڑھا۔ صاحب علم و فضل انسان ہیں۔ اپنے اساتذہ کرام سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ ملاقات کے دوران مذکورہ بالا شخصیات کا ذکر خیر کرتے رہے، خاصی دیر محفل گرم رہی۔

حاجی ریاض الحسن گنگوہی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور خانقاہ سراجیہ کے متعلقین میں سے ہیں۔ شام کے کھانے پر احباب و عہدیداران مجلس کو کھانے پر مدعو کیا ہوا تھا اور شرکاء طعام سے ختم نبوت کا کام کرنے کی تلقین کرتے رہے، چراغ سحری ہیں اللہ پاک انہیں صحت و سلامتی سے نوازیں۔

ختم نبوت و تحفظ ناموس رسالت کانفرنس: جامع مسجد آزاد میدان میں تحفظ ناموس رسالت منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا محمد اسلم نفیس اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ رات کا قیام مدرسہ سراج العلوم میں رہا۔

مدرسہ کے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب: ۱۲ر دسمبر صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مدرسہ سراج العلوم کے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کیا اور انہیں ''قادیانیوں سے گفتگو کرنے کا طریقہ'' کے عنوان پر لیکچر دیا۔

روزنامہ میزان عدل کے دفتر میں: حاجی ریاض الحسن گنگوہی کے فرزند ارجمند سہیل گنگوہی روزنامہ ''میزان عدل'' کے چیف ایڈیٹر ہیں سے قاری محمد خالد گنگوہی کی رفاقت میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسلم نفیس نے ملاقات کی۔ ''میزان عدل'' ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن، بنوں اور بھکر و میانوالی میں مقبول اخبار ہے۔ مولانا شجاع آبادی نے چیف ایڈیٹر سے کہا کہ آپ بھی ختم نبوت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اخبار میں قادیانیوں کے عقائد و عزائم اور ملک دشمنی کا پردہ چاک کریں۔ موصوف نے وعدہ کیا۔

مولانا قاری محمد نوازؒ کی تعزیت: مولانا قاری محمد نواز نے ڈیرہ میں مرالی کے مقام پر مدرسہ قائم کیا۔ مدرسہ کے سالانہ پروگراموں میں تنظیم اہلسنت پاکستان کے سربراہ حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ کو بلاتے رہے اور اہل علاقہ کے عقائد و اعمال کی درستگی کی کوشش کرتے رہے۔ جمعیت علماء اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تنظیم اہلسنت سے تادم زیست وابستہ رہے۔ مولانا شجاع آبادی نے ان کے فرزندان گرامی سے تعزیت کا اظہار کیا اور ان کی مغفرت اور ترقی درجات کی دعا کی۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کے معتمد ساتھیوں میں سے تھے۔

پروا میں جلسۂ ختم نبوت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مکی مسجد پروا میں بعد نماز مغرب ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا محمد عبدالغنی، امیر مجلس تحصیل پروا نے کی۔ تلاوت کی سعادت مولانا محمد اسلم شاہ نے کی۔ نعت غلام سرور پردیسی نے پڑھی جبکہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری

کے فرائض مولانا سید اللہ بخش شاہ نے سرانجام دیئے۔ جلسہ عشاء کی نماز تک جاری رہا۔

۱۳؍دسمبر کی صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد اسلم نفیس نے مکی مسجد میں درس دیا۔

سرائے نورنگ میں جمعۃ المبارک کے خطبات: سرائے نورنگ میں گزشتہ سال ۳۶ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ الحمدللہ! نورنگ میں قادیانیت کا صفایا ہو چکا ہے۔ ۱۳؍دسمبر مولانا شجاع آبادی نے ۱۲ سے پونے ایک بجے تک جامع مسجد اڈہ میں اور ایک سے ڈیڑھ بجے تک مرکزی جامع مسجد جمعہ خان میں خطاب کیا۔

مولانا محمد اسلم نفیس نے جامع مسجد امیر حمزہ اور مولانا محمد عابد کمال نے جامع مسجد تبلیغی مرکز میں جمعہ کا خطبہ دیا۔ جمعۃ المبارک کے بعد مبلغین ختم نبوت کی زردے سے تواضع کی گئی۔

مدرسہ دارالہدیٰ میں: مدرسہ کے مہتمم نے وفد کو عصر سے قبل خوش آمدید کیا اور عصر کی نماز کے بعد مولانا شجاع آبادی نے طلباء و اساتذہ کرام سے مختصر خطاب فرمایا۔

بنوں میں: ۱۴؍دسمبر مغرب کی نماز بنوں میں ادا کی۔ رات کا قیام ڈاکٹر دوست محمد جو بنوں کے معروف سرجن ڈاکٹر ہیں کے ہاں رہا۔

تحصیل ڈومیل بنوں میں: مدرسہ منہاج القرآن ڈومیل میں صبح دس بجے سے ظہر تک جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ سے مفتی عظمت اللہ بنوی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع نے خطاب کیا۔

سورانی میں مدرسہ تعلیم القرآن: بعد نماز ظہر ختم نبوت کے عنوان پر منعقدہ جلسہ میں مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کونشن میں شرکت: ۱۵؍دسمبر بعد نماز ظہر جامعہ علوم الشریعہ میں علاقائی علماء کرام اور جامعہ کے طلباء سے مولانا شجاع آبادی نے قادیانیوں کے عقائد و نظریات کے عنوان پر خطاب کیا۔ مولانا عابد کمال صوبائی مبلغ اور مفتی عظمت اللہ کی رفاقت و معیت حاصل رہی۔ مدرسہ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام اللہ خان نے مبلغین کی تشریف آوری کا خیر مقدم کیا۔

مدرسہ تعلیم القرآن روڑی: ۱۵؍دسمبر قبل از نماز عصر منعقدہ جلسہ سے مولانا عابد کمال اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا، تمام اجتماعات بھرپور رہے۔

ختم نبوت کانفرنس بنوں: ۱۶؍دسمبر صبح دس بجے سے نماز ظہر تک جامع مسجد حافظ جی میں بنوں کی تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کے فرزند ارجمند مولانا صاحبزادہ رشید احمد نے کی۔ کانفرنس سے سابق سینیٹر مولانا قاری محمد عبداللہ، مولانا عابد کمال، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، سابق وزیر اعلیٰ سرحد محمد اکرم خان درانی سمیت کئی ایک مقامی علماء کرام نے خطاب کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے گورنمنٹ پنجاب کے فیصلہ کہ قادیانیوں کو چناب نگر میں دس نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے واپس کئے جائیں گے پر زبردست تنقید کی اور کہا کہ بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی اس قسم کی حرکات کر کے حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کرنے کا مطلب قومی خزانہ کو کروڑوں کا ٹیکہ لگانے کے مترادف اور ہزاروں بچوں کا مستقبل مخدوش کرنے اور اساتذہ کی ملازمتیں داؤ پر لگانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے جناب اکرم خان درانی ایم این اے سے کہا کہ وہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے فلور پر اٹھائیں۔ درانی صاحب نے وعدہ کیا۔

کرک میں ختم نبوت کانفرنس: کرک کی مرکزی عیدگاہ ہنگوڑی کرک میں منعقد ہوئی صدارت مولانا محمود الرحمن امیر مجلس نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا عابد کمال سمیت کئی ایک مقامی علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ تلاوت قاری غلام فرید، نعت جاوید انور اور رؤف سعید نے پیش کی۔

کوہاٹ میں تشریف آوری: مبلغین ختم نبوت نے رات کا قیام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رؤف میڈیسن مارکیٹ کوہاٹ میں کیا۔ جامع مسجد فاروق اعظم سیکٹر ۲ کے ڈی اے میں مولانا شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر خطاب کیا۔

چارسدہ میں اجتماعات سے خطاب: ۱۴؍دسمبر جامعہ عزیزیہ یونین کونسل ڈھکی امیر آباد میں صبح دس بجے سے ظہر تک جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا پیر حزب اللہ جان ضلعی امیر مجلس نے کی۔ جلسہ سے قاری اکرام الحق امیر مجلس مردان، مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا، تمام سامعین کی پُرتکلف کھانے سے تواضع کی گئی۔

شبقدر میں جلسہ: دوسرا جلسہ ۱۷؍دسمبر کو ظہر کی نماز کے بعد مدرسہ مغل خیل شبقدر میں منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا پیر قاری عبدالغفور نقشبندی مدظلہ نے کی۔ نعت نادر شاہ نے پیش کی۔ عنوان ''ہر مرزائی کافر ہے، ہر قادیانی کافر ہے'' تھا۔ مولانا مفتی محمد قاسم فرزند ارجمند مولانا محمد امیر بجلی گھر، مولانا عابد کمال، مولانا پیر حزب اللہ جان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

مدرسہ حفظ القرآن بھوسی خیل چارسدہ: تیسرا پروگرام مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ حفظ القرآن بھوسی

خیل کی جامع مسجد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا مفتی محمد عبداللہ شاہ نے کی۔ جلسے سے پیر حزب اللہ جان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ رات نوشہرہ جامع مسجد بابا کرم شاہ مدرسہ تعلیم القرآن نوشہرہ میں مولانا محمد اسلم صاحب کے ہاں قیام کیا۔

نوشہرہ میں جلسہ ختم نبوت: ۱۸ دسمبر بعد نماز ظہر جامع مسجد رضوان خشکئے میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ صدارت قاری محمد اسلم نے کی، جبکہ مولانا عابد کمال، پشتو کے شعلہ بیان خطیب مولانا محمد اکرام الحق امیر مجلس مردان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ تلاوت قاری محمد اسحاق اور نعت مولانا فضل امین نے پڑھی، جلسہ عصر کی نماز تک جاری رہا۔

مدرسہ تحسین القرآن میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۸ دسمبر مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ تحسین القرآن کی عظیم جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت ضلعی امیر مولانا محمد اسلم نے کی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جامعہ کے مہتمم قاری عمر علی نے سرانجام دیے۔ تلاوت جامعہ کے استاذ نے کی، جبکہ چارسدہ سے تشریف لانے والے مولانا فضل امین شاہ نے نعت رسول پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا قاری اکرام الحق، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس مغرب سے ۱۰ بجے رات تک جاری رہی۔

مردان میں مبلغین کی تشریف آوری: ۱۹ دسمبر ۱۱ بجے صبح دارالعلوم ترشک مردان میں تربیتی پروگرام ختم نبوت کے سلسلہ میں منعقد ہوا، جس کی نگرانی مولانا سجاد الحجابی نے کی۔ مولانا قاری اکرام الحق، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس مردان: ۱۹ دسمبر جامع مسجد فردوس خان میں ختم نبوت تربیتی مجلس کے نام سے کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا سجاد الحجابی نے کی جبکہ مولانا حزب اللہ جان، مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس عصر کی نماز تک جاری رہی۔ ضلع کے تمام علاقوں سے علماء کرام نے شرکت کی۔

صوابی میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد: ۲۰ دسمبر بعد نماز جمعہ جامع مسجد شیخین کریمین میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا اعزاز الحق نے کی۔ تلاوت ونعت کی سعادت قاری محمد صابر نقشبندی نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد کے خطابات ہوئے۔

ٹوپی میں ختم نبوت کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد پنج پاؤ سبزی منڈی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا عبدالباری نے کی۔ تلاوت قاری سعید اللہ، نعت قاری انوار الحق نے پیش کی۔ مولانا اعزاز الحق، مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا نصیب محمد اور مولانا عبدالسلام نے کی۔ نظامت کے فرائض مولانا محمد اعجاز نے سرانجام دیے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دس روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد گوجرانوالہ روانہ ہوگئے۔

☆☆..........☆☆

مدح رسول ﷺ ... (غیر منقوط)

وہ رسول ﷺ ہم کو عطا ہوا — کہ ہے آدمی کے لئے ھُدا
وہ امام و مرسل مرسلاں — کہوں اس کو سرور دوسرا
اگر اس کو گالی دے کوئی سو — وہ کرے کرم کا معاملہ
وہ دعا عِدا کے لئے کرے — ہے مرے رسول ﷺ کا حوصلہ
ہوا عام دورِ دوئی اگر — سو احد کا مدرسہ وا ہوا
اٹھی گمرہی کی گھٹا اگر — سو طلوع مہرِ ھُدا ہوا
رہے دل ہمارے الم کا گھر — ہے الم کی ہم کو ملی دوا
لوگو! ہم دم مہ دہر کا — ہے مکاں رسل کے سوا عُلا
وہ رسول ﷺ والا کا دار ہے — کہ ارم سے اعلیٰ و ماورا
اسی در کی مٹی ہی سہل اک — مرے دل کے درد کی ہے دوا
ہے مہک ہر اک سو کہ کھل اٹھا — گل مدح سرور دوسرا

ہوا محوِ مدح رسول ﷺ ہوں
ملا سہل دل کو سرور سا

محمد امجد سہل، بہاولنگر

بقیہ ...... اداریہ

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: میری امت جنت میں داخل ہوگی، مگر وہ شخص جس نے انکار کیا اور سرکشی کی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، پھر پوچھا گیا: وہ کون شخص ہے جس نے انکار کیا اور سرکشی کی؟ آپ نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت و فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے انکار کیا اور سرکشی کی۔“

قرآن وسنت کے علاوہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی آپ کی بشارت اور آپ کی اتباع کو لازمی قرار دیا ہے، مثلاً:

۱:...... حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ سلم کی بشارت دیتے ہوئے اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا: ”یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا، جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔“ (پیدائش:۴۹، ۱۰)

۲:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو آپ کی بشارت ان الفاظ میں دی: ”میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا، وہی وہ ان سے کہے گا۔“ (استثنا:۱۸، ۱۸)

۳:...... اسی طرح انجیل یوحنا میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے کہا: ”لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا، لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔“

(انجیل یوحنا:۱۶، ۷)

”حضرت مولانا عبدالحق حقانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انجیل یوحنا باب:۱۴ کی یہ مشہور بشارت انجیل یوحنا کے اس عربی نسخہ سے نقل کی ہے جو لندن میں ۱۸۳۱ء اور ۱۸۳۳ء میں طبع ہوا:

باب نمبر:۱۴، از آیت نمبر: (۱۵) اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کروگے (۱۶) اور میں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں فارقلیط دے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا (یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کرسکتی)۔ (۲۶) لیکن وہ فارقلیط (جو روح حق ہے) جسے باپ میرے نام بھیجے گا وہ تمہیں سب چیزیں سکھائے گا اور سب باتیں جو میں نے تم سے کہیں وہ یاد دلائے گا۔ (۲۹) اور اب میں نے تمہیں اس کے واقع ہونے سے پہلے کہا، تاکہ جب وہ واقع ہو تو تم ایمان لاؤ۔ (۳۰) بعد اس کے میں تم سے بہت کلام نہ کروں گا، اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی بات نہیں۔“

اور باب نمبر:۱۶، آیت نمبر:۷ میں ہے: لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہوگا، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ فارقلیط (مددگار) تمہارے پاس نہ آوے، لیکن اگر میں جاؤں تو اس کو تمہارے پاس بھیج دوں گا......“ (معارف القرآن کاندھلوی، جلد:۷، ص:۲۲۲)

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی آپ کی اتباع کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کے بعد قرآن کریم اور سنت نبویہ کے مطابق فیصلے کرنا، محشر میں آپ کا شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شب معراج میں بیت المقدس کے اندر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کرنا، کیا یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ سلم کی سیادت عامہ اور امامت عظمیٰ کے آثار میں سے نہیں ہے؟

جناب وزیر اعظم کا یہ فرمانا کہ "تمام مذاہب کا مقصد تزکیہ نفس ہے" شریعت محمدی کے آنے کے بعد بھی ان کا یہ کہنا گویا مسلمانوں اور عیسائیوں میں کوئی دوئی اور تفریق نہیں، یہ خیال بھی قرآن کریم اور سنت نبویہ سے عدم واقفیت کی دلیل ہے، اس لئے کہ قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ میں جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے، وہاں تزکیہ سے مراد دل کو کفر وشرک کے علاوہ باطنی امراض اور باطنی گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ جس آدمی کے دل میں کفر، شرک اور نفاق موجود ہو، اس کا دل کیسے پاک ہو سکتا ہے؟ اور اس کے مجاہدے اور ریاضتوں کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے؟

اس لئے کہ نزول قرآن کے وقت عرب میں تین طبقات تھے اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا تھا۔ مشرکین مکہ کہتے تھے کہ "مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى" "ہم ان بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا قرب دلا دیں گے۔ جب یہ سوال نصاریٰ سے کیا جاتا کہ تم کیوں شرک میں مبتلا ہو تو وہ بھی محبت الٰہی کا دعویٰ کرتے اور کہتے کہ مسیح علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے اور اس کی پرستش اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے ہے۔ اسی طرح یہود بھی کہتے تھے "نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ" "ہم اللہ تعالیٰ کی اولاد ہیں، گویا وہ بھی اللہ کے محبوب ہونے کے دعویدار تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان سب کے باطل دعووں کو رد کیا اور اپنی محبت کا معیار اپنے بندوں کے لئے یہ مقرر فرمایا کہ:

"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔" (آل عمران:۳۱)

ترجمہ: "تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو، تا کہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخشے گناہ تمہارے۔"

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"یعنی اگر دنیا میں آج کسی شخص کو اپنے مالک حقیقی کی محبت کا دعویٰ یا خیال ہو تو لازم ہے کہ اس کو اتباع محمدی کی کسوٹی پر کس کر دیکھ لے، سب کھرا کھوٹا معلوم ہو جائے گا، جو شخص جس قدر حبیب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی راہ چلتا اور آپ کی لائی ہوئی روشنی کو مشعل راہ بناتا ہے، اسی قدر سمجھنا چاہیے کہ خدا کی محبت کے دعوے میں سچا اور کھرا ہے اور جتنا اس دعوے میں سچا ہوگا، اتنا ہی حضور صلی اللہ علیہ سلم کی پیروی میں مضبوط و مستعد پایا جائے گا، جس کا پھل یہ ملے گا کہ حق تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگے گا اور اللہ کی محبت اور حضور صلی اللہ علیہ سلم کے اتباع کی برکت سے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے اور آئندہ طرح طرح کی ظاہری و باطنی مہربانیاں مبذول ہوں گی۔"

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم کا قرآن کریم، احادیث رسول اللہ ﷺ، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان حوالوں کے بعد یہ فرمانا کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں اور تمام مذاہب کا مقصد تزکیہ نفس ہے" یہ کس قدر عقل ودانش اور شریعت کے خلاف اور بے وزن بات ہے، جس کی اہل علم عقل مند آدمی کوئی توجیہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا دین مکمل صورت میں جب پہنچ گیا تو اب طلوع آفتاب کے بعد مٹی کے چراغ جلانا یا گیس، بجلی اور ستاروں کی روشنی تلاش کرنا محض لغو اور کھلی حماقت ہے۔ مقامی نبوتوں اور ہدایتوں کا وقت اور عہد گزر چکا، اب سب سے آخری اور عالمگیر نبوت وہدایت سے روشنی حاصل کرنا ہوگی کہ یہی تمام روشنیوں کا خزانہ ہے، جس میں پہلی تمام روشنیاں مدغم ہو چکی ہیں۔

وزیر اعظم صاحب! ظاہری مسلمانی کسی کام نہ آئے گی، ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو قبول کرے اور دل سے ان کا یقین لائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے اگر کسی ایک ارشاد پر بھی ایمان ویقین نہیں لائے گا تو وہ مسلمان نہیں۔ ظاہر داری کا ایمان تو منافقین کے پاس بھی تھا، وہ اپنی زبانوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار بھی کرتے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی بھی دیتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے

ان کی ایسی ظاہرداری کی گواہی کو قبول نہیں فرمایا، بلکہ ان کے ایمان کی نفی کے ساتھ ساتھ ان کی نمازوں، روزوں، حج وزکوٰۃ جیسی عبادتوں کو بھی رد کرتے ہوئے فرمایا کہ منافقین جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

لگتا یہ ہے کہ وزیراعظم صاحب نے عیسائی اقلیت کو خوش کرنے اور مغربی دنیا میں اپنا قد کاٹھ اونچا کرنے کے لئے یہ بات فرمائی ہے، لیکن انہیں معلوم نہیں کہ اس سے عزت نہیں بڑھتی، بلکہ آدمی اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے محروم ہو جاتا ہے اور اندیشہ ہے کہ ایسا آدمی کہیں ایمانِ حقیقی سے محروم نہ ہو جائے۔

۲:......وزیراعظم صاحب کو شاید معلوم نہ ہو کہ اس جملہ سے آدمی کا اسلام اور ایمان مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے، کیونکہ اس کو پڑھنے یا سننے والا آدمی یہی سمجھتا ہے کہ شاید دین عیسوی کی دعوت دی جارہی ہے اور اس کا کہنے والا نعوذ باللہ! دین عیسوی کی دعوت دے رہا ہے۔ کیا ایک مسلمان وزیراعظم اپنے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو چھوڑ کر منسوخ دین کی دعوت دے سکتا ہے؟

۳:......وزیراعظم صاحب کے اس جملہ کو سننے والے سادہ لوح انسان اور مسلم نوجوان نسل پر کیا یہ اثر نہیں پڑے گا کہ وہ عیسائیت کو صحیح مذہب تصور کرنے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سیکھنی اور حاصل کرنا چاہئیں؟

۴:......پھر ان کو سیکھنے یا سمجھنے کے لئے کیا وہ عیسائی پادریوں اور محرف شدہ تورات وانجیل کی طرف نہیں لپکیں گے؟ اور پھر جب وہ ایسا کریں گے تو کیا ان کا دین اور ایمان محفوظ رہے گا؟ اور کیا وہ آہستہ آہستہ ارتداد کی راہ اختیار نہیں کریں گے؟

۵:......کیا ہمارے دانشور اور باشعور حضرات یہ سمجھنے پر حق بجانب نہیں ہوں گے کہ ہمارے وزیراعظم صاحب نے اس ایک جملہ میں وہ سب کام کر دکھایا ہے جو عیسائی مشنری اور عیسائی این، جی، اوز کروڑوں اربوں ڈالر خرچ کرنے کے باوجود سالوں تک نہیں کر سکیں؟

۶:......کیا یہ سب کچھ اس فنڈ کی مطلوبہ شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے تو نہیں کیا جارہا جس کی بدولت پنجاب بھر میں دانشکدہ کے نام سے عیسائی کمیونٹی اور مغربی اسکولوں کی طرز پر اسکول بنائے جارہے ہیں، جن میں طلبہ وطالبات کے مخلوط نظام تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے ایک ساتھ نہانے کے لئے سوئمنگ پول تو خاص طور پر بنائے گئے ہیں، لیکن نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

وزیراعظم صاحب کو چاہیے کہ وہ اپنے کہے گئے ان جملوں پر غور فرمائیں اور سوچیں کہ اگر یہ جملے غیر اختیاری طور پر ان کی زبان سے صادر ہوئے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کی معافی مانگیں اور قوم کے سامنے ان کی وضاحت کریں اور اگر یہ تقریر کسی اور نے ان کو لکھ کر دی ہے تو اس سے باز پرس کریں اور اُس سے اس کی وضاحت طلب کریں کہ آخر اس نے یہ غیر اسلامی اور غیر شرعی جملے تقریر میں کیوں داخل کیے ہیں؟

شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں: ''وزیر جتنا بادشاہ سے ڈرتا ہے، اگر اتنا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو فرشتوں سے بڑھ جاتا'' ہمارے ارباب اختیار جس قدر امریکہ بہادر سے ڈرتے ہیں، اتنا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ پاکستان کے عوام چونکہ مسلمان ہیں، اس لئے اب ہمارے حکمران بھی اللہ ورسول اور کتاب وسنت کا نام لینے پر مجبور ہیں، لیکن یہ حضرات کتاب وسنت کا نام لینے میں بھی یہ احتیاط ملحوظ رکھتے ہیں کہ امریکہ بہادر ناراض نہ ہو اور دانایانِ مغرب کی طرف سے ان کو بنیاد پرستی کا طعنہ نہ دیا جائے۔ جس ملک کے عوام اور حکمران ایسے نام نہاد مسلمان ہوں، اس ملک پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں کیا نازل ہوں گی؟ غضب اور قہر ہی نازل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طرف سے جوتے کھارہے ہیں، مگر ڈاؤں پر ایسی مہرلگی ہے کہ پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان صحیح نصیب فرمائیں اور اعمالِ صالحہ کی توفیق سے سرفراز فرمائیں۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

Regd: SS-160

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین و شہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظرِ عام پر!

- ★ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا۔
- ★ یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق و باطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- ★ یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب اور دجل پر مہر اور ہر قادیانی و لاہوری کے لئے ''اتمام حجت'' ہے۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش و عرق ریزی سے تحقیق و تخریج سے آراستہ کر کے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کر دیا ہے۔ جو کہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچہ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ''اتمام حجت'' کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچا دی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

061- 4783486
0300-4304277

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان